ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں
(26واں حصہ)
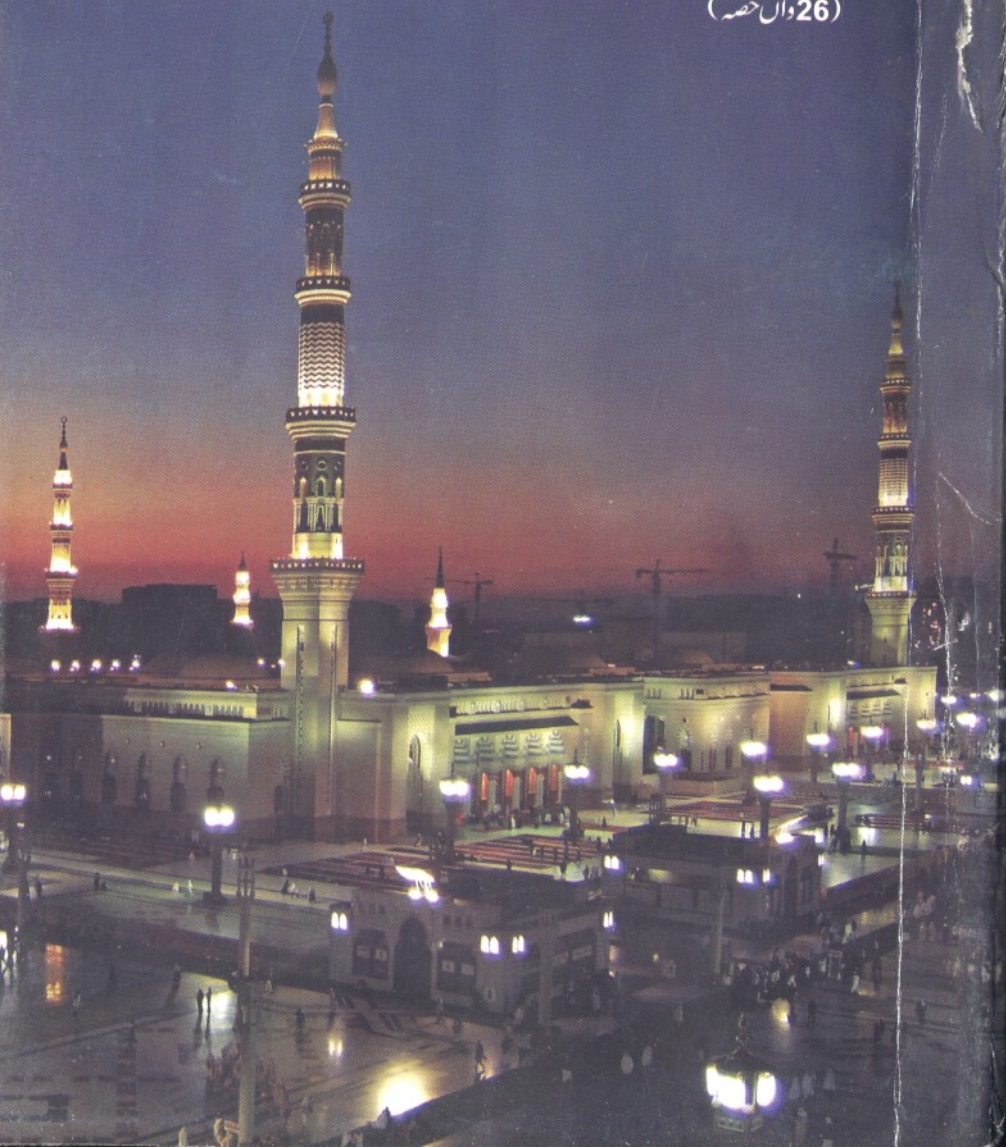
جلد 24 اگست ستمبر 2011 شمارہ 8,9

طرحی نعتیں (۲۶ واں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ـ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت
رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس
فون 7230001
0321-9409200
0321-9409900

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زر سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور
فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

طرحی نعتیں

(۲۶واں حصہ)

مرتبہ

راجا رشید محمود

جون ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۳ تا ۲۹

جولائی ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۳۰ تا ۴۷

اگست ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۴۸ تا ۷۲

ستمبر ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۷۳ تا ۹۲

اکتوبر ۲۰۱۰ کا مشاعرہ — صفحہ ۹۳ تا ۱۱۲

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم — صفحہ ۱۱۳

ماہانہ حمدیہ و نعتیہ مشاعروں کے مصرع ہائے طرح — صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۸

آئندہ شمارہ:

اکتوبر، نومبر ۲۰۱۱ — طرحی نعتیں (۲۷واں حصہ)

سیدِ ہجویر نعت کونسل کا ۱۰۱واں

(نویں سال کا چھٹا) ماہانہ حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

۵ جون ۲۰۱۰ (جمعرات)

چوپال، ناصر باغ، لاہور

صاحبِ صدارت: پروفیسر محمد عباس مرزا

مہمانِ خصوصی: محمد اشفاق بھٹی مدنی (بورے والا)

مہمانِ اعزاز: ریاست علی (رائے ونڈ)

مہمان شاعر: صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور شریف)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

نعت خواں: اسامہ عباس

دعا کناں: علامہ عطا محمد گولڑوی

ناظمِ تقریب: راجا رشید محمود

مصرعِ طرح:

"رحمت للعالمیں ان (ﷺ) کو کہا اللہ نے"

شاعر:

لطیف اثر

(وفات: ۷ جون ۱۹۶۵)

جون ۲۰۱۰ کا (۱۰۱ واں) مشاعرہ

''رحمت للعالمیں ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہا اللہ نے''

لطیف اثر۔صفحہ ۵

حمدِ رب العلا

تنویر پھول (نیویارک)۔۶ — غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔۷،۸
محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔۹،۱۰ — محمد افضال انجم (لاہور)۔۱۱
راجا رشید محمود۔۱۲

نعت خیر الوریٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

''کہا، بقا، عطا'' قوافی۔ ''اللہ نے'' ردیف

محبوب الٰہی عطا (ہری پور ہزارہ)۔۱۳ — منظر عارفی (کراچی)۔۱۴
تنویر پھول۔۱۵ — محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)۔۱۶
حمید صابری (لاہور)۔۱۷ — قاری غلام زبیر نازش۔۱۸
ثاقب علوی (کامونکی)۔۱۹ — بشیر رحمانی (لاہور)۔۲۰
محمد افضال انجم۔۲۱ — محمد ابراہیم عاجز قادری۔۲۱،۲۲
محمد اقبال ناز (فیصل آباد)۔۲۳ — ریاض احمد قادری (فیصل آباد)۔۲۴
سید شاہد حسین شاہد (فیصل آباد)۔۲۵ — راجا رشید محمود۔۲۷

''اللہ، چاہ، حق آگاہ'' قوافی۔ ''نے'' ردیف

تنویر پھول۔۲۸ — راجا رشید محمود۔۲۹

گرہ بند نعت

تنویر پھول۔۲۹

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق تعالیٰ کی رِضا جب ہے رِضائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کاش مَیں یُوں ہی رہُوں محوِ ثنائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

وجْد میں آئی فضا ''صَلِّ علیٰ'' کی گُونج سے
کس حسیں انداز سے دنیا میں آئے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فرطِ حیرت سے مجھے دیکھے بصیرت کی نظر
اپنی آنکھوں میں سجالُوں خاکِ پائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

رحمتؐ للعالمیں ان کو کہا اللہ نے
دُکھ بھری دنیا میں جب تشریف لائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کیوں نہ آئے رفعت و عظمت پہ پھر اُن کی، یقیں
وجہِ تخلیقِ جہاں ہو جب بنائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جس پہ چلنا فخر سمجھے گی یہ ساری کائنات
وہ اثرؔ قانونِ حق دنیا میں لائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لطیف اثرؔ

حمدِ ربُّ العُلا

نعمتیں بخشیں ہمیں صبح و مسا اللہ نے
دی نشانی یوں کرم کی جا بجا اللہ نے

اُس کو مانے یا نہ مانے، سب کو دیتا رزق ہے
سایہ افگن کر دیا دستِ عطا اللہ نے

جگمگانے کے لیے دُنیا کے سب ظُلمت کدے
صُورتِ قرآں دیا نُورِ حرا اللہ نے

حمدِ رب سب سے زیادہ مصطفٰے (ﷺ) نے کی سدا
مصطفٰے (ﷺ) کی، کی ہے قرآں میں ثنا اللہ نے

میری رحمت سے نہ ہو مایوس خاطی کوئی بھی
دیکھ لو، قرآن میں ہے یہ کہا اللہ نے

ایک رہنے کا ٹھکانا، ایک چھت سب کے لیے
اپنے بندوں کو دیئے ارض و سما اللہ نے

نیّرِ اعظم بنا کر کیا حرارت بخش دی
دیکھو خورشیدِ فلک کو دی ضیا اللہ نے

خشک دھرتی لہلہائی اُس کی قدرت کے طُفیل
ابرِ رحمت کو یہاں برسا دیا اللہ نے

وہ ہے ربُّ العالمیں، اس پر ذرا تُو غور کر
"رحمتٌ للعالمیں اُن (ﷺ) کو کہا اللہ نے"

حمد میں اے پھول! اُس کی تم رہو رطبُ اللّساں
ہر سحر گلشن کو دی بادِ صبا اللہ نے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

....

جسم و جاں کے درد کو بخشی شفا اللہ نے
مَیں نے جو مانگا، کیا مجھ کو عطا اللہ نے

آسماں پر چاند کے پیکر کو دے کر روشنی
ظلمتِ شب میں اُجالا کر دیا اللہ نے

یہ اُسی کی شان ہے، اُس کا کرم، اُس کی عطا
دے دیا میری طلب سے بھی سوا اللہ نے

اِس جہانِ رنگ و بو میں بھیج کر سرکار (ﷺ) کو
کر دیا ہے اپنے بندوں کا بھلا اللہ نے

ہے یہ معراجِ محبّت ہے یہ اعزازِ وِلا
سرورِ دیں (ﷺ) کا ہمیں شیدا کیا اللہ نے

قتل اُس کی راہ میں جو بھی ہُوا، زندہ ہے وہ
موت کے پردے میں رکھّی ہے بقا اللہ نے

دن کے دامن میں اُجالا ہے اُسی کے نور کا
دی وجودِ ظلمتِ شب کو ضیا اللہ نے

میرے دامانِ طلب میں گوہرِ مقصُود ہے
یُوں کیا روشن مرا حرفِ دعا اللہ نے

بزمِ ہستی کی ہر اک شے کو حسیں ترتیب سے
ایک حرفِ "کُن" سے پیدا کر دیا اللہ نے

مرحمت فرما کے پہلے مجھ کو قرطاس و قلم
پھر کیا مجھ کو عطا ذوقِ ثنا اللہ نے

وہ طبیبِ دو جہاں ہے، وہ حکیمِ کائنات
ہر مرض کی پیدا کر دی ہے دوا اللہ نے

میرے قلبِ مضطرب کو کر کے راحت آشنا
بخش دی نازشؔ مجھے غم سے شفا اللہ نے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

بے طلب بھی مُدّعا پورا کِیا اللہ نے
مانگنے پر بھی دیا ہے بے بہا اللہ نے

جاہلوں کو عِلم بخشا، بے زبانوں کو زباں
اور فقیروں کو عطا کی ہے غِنا اللہ نے

جس پہ بھی فرمائے اُس نے خاص اَلطاف و کرم
اُس کے دل میں ڈال دی اپنی وِلا اللہ نے

کیا زمیں، کیا آسماں، کیا عرش اور کیا لامکاں
جو بھی کچھ ہے، سب کو ہے پیدا کِیا اللہ نے

بے شمار انسان دنیا میں کیے پیدا مگر
صورتیں سب کی بنائی ہیں جُدا اللہ نے

لاتعلّق ہو گیا ہر شے سے جو، جُو کبریا
اُس کو اپنی معرفت کر دی عطا اللہ نے

ساری خلقت میں بنایا حضرتِ انسان کو
بے مثال و باکمال و خوشنما اللہ نے

جن کی خاطر ہیں بنائے اُس نے یہ سارے جہاں
"رحمۃٌ للعالمیں اُن (ﷺ) کو کہا اللہ نے"

عاجزی جس نے بھی کی خالق کے آگے اختیار
مرتبہ اُس شخص کا ارفع کِیا اللہ نے

جس کو جیسے بھی ہے چاہا، اُس طرح وہ ہو گیا
جب بھی عاجزؔ حرفِ "کُن" فرما دیا اللہ نے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

دولتِ ایماں ہمیں کر کے عطا اللہ نے
سرورِ کونین (ﷺ) کا شیدا کِیا اللہ نے

اُس کے پیارے پر دُرودِ پاک جس نے بھی پڑھا
اُس کا اونچا کر دیا ہے مرتبہ اللہ نے

زندگی بھر جو رہِ اسلام پر چلتا رہا
اپنی قربت کی اُسے بخشی جزا اللہ نے

چاند سورج ہوں، ستارے ہوں کہ ہو وہ کہکشاں
نورِ احمد (ﷺ) سے انھیں روشن کِیا اللہ نے

غم میں گِھر کر جب کسی نے بھی پکارا ہے اُسے
قیدِ غم سے کر دیا اُس کو رِہا اللہ نے

جس کسی نے بھی حضورِ قلب سے مانگی دعا
بالیقیں لبّیک اُسے فوراً کہا اللہ نے

نام لے کر جب نبی (ﷺ) کا، کی دعائے مغفرت
بخش دی مجھ پُر خطا کی ہر خطا اللہ نے

کافر و زندیق ہو یا مُشرِک و مُلحِد کوئی
اُس پہ بھی فرمائے ہیں لطف و عطا اللہ نے

بے کسی میں جب کِسی نے بھی پکارا ہے اُسے
دُور کر دی اُس سے فوراً ہر بَلا اللہ نے

جس نے بھی اُس کی خلائق سے کِیا حُسنِ سُلوک
بالیقیں اُس کو دیا بہتر صِلہ اللہ نے

ذرّہ ذرّہ کیوں نہ محتاجِ پیمبر (ﷺ) ہو کہ جب
"رحمۃٌ للعالمیں اُن (ﷺ) کو کہا اللہ نے"

جس نے عاجزؔ کر دیا خُود کو فنا، رب کے لیے
اُس کو بخشی ہے ہمیشہ کی بقا اللہ نے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

آخرش سن لی ہماری التجا اللہ نے
ہم کو بھی دے دی ہے توفیقِ ثنا اللہ نے

اصلِ ایماں ہے، کسی نے بھی نہیں اُس کو جنا
جان لو یہ بھی، نہیں کچھ بھی جنا اللہ نے

قادرِ مُطلق ہے وہ سب جانتا اور دیکھتا
جب کہا بندے نے تو اُس کو سنا اللہ نے

ہمسر اس کا ہے، نہ ہو سکتا ہے کوئی بھی کبھی
بے نیاز اور خود کو یکتا خود کہا اللہ نے

اپنے پیاروں سے محبّت جانچنے کے واسطے
رکھ دیا آخر میں اک روزِ جزا اللہ نے

مَیں خدا پر اپنے ایماں سے بھلا کیسے پھروں
جب ہمیشہ ہی سُنی میری دعا اللہ نے

مجھ سے کچھ چھن جائے تو کیا اس کا غم، افسوس کیا
جو ملا مجھ کو، کیا سب کچھ عطا اللہ نے

خود ہے وہ قائم ازل سے اور دائم ہے یُونہی
اور رکھی اپنے لیے حمد و ثنا اللہ نے

اس کے ہاں ادنیٰ عمل بھی ہو تو وہ ضائع نہیں
اور رکھ دی ہر عمل کی اک جزا اللہ نے

ہم کہ ہیں محکوم اور حاکم حقیقی ہے وہی
اور ٹھہرایا ہے یہ سب کچھ بجا اللہ نے

محمد افضال انجم (لاہور)

....

کی توجُّہ جب مری جانب ذرا اللہ نے
حق پہ ڈٹنے کا دیا ہے حوصلہ اللہ نے

پا کے اپنے در پہ مجھ کو جُبّہ سا اللہ نے
کر دیا ہے دشمنِ حرص و ہوا اللہ نے

ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ پیدا کر دیے
ایک حرفِ "کُن" سے یہ ارض و سما اللہ نے

میری خوش بختی کہ اپنے در پہ بُلوانے کے ساتھ
دے دیا ہاتھوں میں کشکولِ دعا اللہ نے

آگ دہکائی تھی اک جعلی خدا نے جو، اُسے
جدِّ سرور (ﷺ) کے لیے ٹھنڈا کیا اللہ نے

جو نہ اٹھے تھے، نہ اس کے بعد اٹھتے ہیں کبھی
دے دیے اک رات سب پردے اٹھا اللہ نے

جو ابھی لب پر نہ آئی تھی، ابھی مانگی نہ تھی
بے حساب اور بے طلب کی ہے عطا اللہ نے

رات کو ماہ و کواکب کو ضیائیں بخش دیں
دن میں اک فانُوسِ نُور روشن کیا اللہ نے

بند روزی مومن و کافر کسی پر بھی نہ کی
سائبانِ رِزق تانا ہر جگہ اللہ نے

کائناتِ حمد و نعتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے سامنے
دل میں روشن کر دیا ایسا دیا اللہ نے

اب نہ جب تک دیکھ لوں کعبے کو چین آتا نہیں
حاضری بخشی ہے ایسی کیف زا اللہ نے

دین سے ہٹ کر کریں کیوں آپ دنیا کی طلب
ایسی کوشش کو کہا ہے ناروا اللہ نے

حمد گو تو اب کیا پہلے سے پر محمودؔ کو
رکھا ہے محبوبؐ کا مدحت سرا اللہ نے

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ خیر الوریٰ

عرش پر نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جب لکھا اللہ نے
سب سے پہلے خود کہا "صَلِّ عَلیٰ" اللہ نے

گلشنِ کونین کو شاداب رکھنے کے لیے
لطفِ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو بنایا ہے صبا اللہ نے

ارمغانِ نسبتِ شاہِ ہدیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بخشا ہمیں
ہم پہ یہ کتنا بڑا احساں کیا اللہ نے

اس گھڑی شانِ بشر سے تھے وَرا خیرُ الوریٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
جب انھیں دیدار کا تحفہ دیا اللہ نے

ذات کا اپنی بنا کر آئنہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو
مُتّصف اوصاف سے اپنے کیا اللہ نے

روغنِ عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کر کے رگِ جاں میں رواں
دل میں روشن کی مِرے شمعِ بقا اللہ نے

افسرِ عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بخشا جنھیں صبحِ ازل
لطف کا فرمایا اک خِلعت عطا اللہ نے

ہو گئی شانِ شہِ لولاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حُجّت تمام
"اِذْ رَمَیْتَ" جس گھڑی فرما دیا اللہ نے

خوبیٔ قسمت، بشکل موجِ لطفِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
ہم کو بخشا ہے عطاؔ بحرِ عطا اللہ نے

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور، ہزارہ)

....

کس قدر احسان یہ ہم پر کیا اللہ نے
ہم کو بخشا شافعِ روزِ جزا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ نے

مُہد سے فردوس تک کی رہنمائی کے لیے
پیشوائے مُرسلیں (ﷺ) ہم کو دیا اللہ نے

آپ (ﷺ) کے کاموں کو اپنے کام سے تشبیہ دی
آپ (ﷺ) کے فرمائے کو اپنا کہا اللہ نے

دیکھیے تحویلِ قبلہ کے حوالے کو ضرور
آپ (ﷺ) کا سوچا ہُوا پورا کِیا اللہ نے

اپنے پیارے (ﷺ) کی نُبوّت کی گواہی کے لیے
پتّھروں تک کو سکھایا بولنا اللہ نے

ناز کی منزل ہے منظؔر عارفی جی، آپ کو
اُن کی مدحت میں کِیا نغمہ سرا اللہ نے

منظؔر عارفی (کراچی)

....

دُور دُنیا سے کِیا جور و جفا اللہ نے
رحمتؐ للعالمیں (ﷺ) کی دی ضیا اللہ نے

رب نے اُن (ﷺ) کی معرفت بخشا ہے قرآنِ عظیم
دے دیا ہم کو خزانہ بے بہا اللہ نے

خُود ہے ربُّ العالمیں، اُس کی ہے رحمت بے کراں
"رحمتؐ للعالمیں اُنؐ کو کہا اللہ نے"

حشر میں اُنؐ کو لِوائے حمد اُس نے دے دیا
اور بنایا شافعِ روزِ جزا اللہ نے

مسجدِ اَقصیٰ میں سارے انبیاءؑ تھے مقتدی
کر دیا اُن (ﷺ) کو امام الانبیاء اللہ نے

اُس نے قرآں میں کِیا اُن (ﷺ) کے وسیلے سے خطاب
اپنے بندوں سے کیا یُوں رابطہ اللہ نے

کہ دیا "لَـوْلَاکَ" اُس نے یہ حقیقت کی عیاں
اُن (ﷺ) کی خاطر ہی بنایا ہر سما اللہ نے

بن گیا شہرِ نبی (ﷺ)، پہلے وبائیں تھیں وہاں
کیا بدل دی طیبہ کی آب و ہَوا اللہ نے

گُلشنِ ہستی میں لب پر پھول کے حمد و ثنا
حُبِّ احمد (ﷺ) کا خزانہ دے دیا اللہ نے

تنویر پھول

....

جو دیا، جس کو دیا، جتنا دیا اللہ نے
ہر عنایت کی طفیلِ مصطفیٰ (ﷺ) اللہ نے

مظہرِ اَلطافِ ربُّ العالمیں ہیں اس لیے
"رحمتؐ للعالمیں ان (ﷺ) کو کہا اللہ نے"

نام لے کر اور نبیوںؑ کو بلاتا ہے خدا
دی بالقابِ حسیں اُن کو ندا اللہ نے

نور سے جن کے ہوئے ہیں چاند سورج مُستفاد
ان کے چہرے کو کہا شمس الضحیٰ اللہ نے

فرش ہو یا عرش ہو، جنّت ہو یا لوح و قلم
ہر مقام ان کے تصرّف میں کِیا اللہ نے

نعمتیں جتنی ہیں اس کی، ان میں اک نعمت نہیں
جو نہ کی اپنے پیمبر (ﷺ) کو عطا اللہ نے

نعتِ سرور (ﷺ) میں ہوئے جس کے بسر شام و سحر
اس پہ اپنے لطف کی ڈالی رِدا اللہ نے

قُربِ حق پاتا ہے وہ جو ہو مُحبِّ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
"ان کا دشمن میرا دشمن ہے" کہا اللہ نے

ہو زمیں یا آسماں، یا ہو مکان و لامکاں
ہر جگہ اُونچا کیا ذکر آپ کا اللہ نے

دُوجے پارے کے رُکوعِ اوّلیں میں ہے بیاں
ان کے چہرے کو کِیا قبلہ نما اللہ نے

کر کے نورِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تخلیق، پھر پیدا کیے
آپ ہی کے نور سے ارض و سما اللہ نے

خدشۂ محشر ہو کیا نوریؔ کو، جب فرما دیا
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو شافعِ روزِ جزا اللہ نے

(صاحب زادہ) مُحمد مُحبّ اللہ نُوریؔ (بصیر پور)

....

یہ عظیم احسان ان پر ہے کِیا اللہ نے
اپنا محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہلِ ایماں کو دیا اللہ نے

بھیج کر اُس غمگسارِ بے کساں کو دہر میں
غمزدوں کو غم سے فرمایا رِہا اللہ نے

عالَمِ ارواح میں آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نُصرت کے لیے
عہد نبیوں اور رسولوں سے لیا اللہ نے

طالبوں کو بخش کر ذوقِ طلب کی روشنی
آپ دکھلایا درِ شاہِ سخا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ نے

میرے پیارے کی ہے طاعت سر بسر طاعت مِری
بَرملا قرآن میں فرما دیا اللہ نے

مانگنے سے قبل جب مَیں نے کِیا وِردِ درود
بھر دیا تاثیر سے حرفِ دُعا اللہ نے

باندھ کر سہرا شفاعت کا شہِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
نارِ دوزخ سے لیا ہم کو بچا اللہ نے

نور سے اپنے مُزیّن کر کے ذاتِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اس سے پیدا کر دیے ارض و سما اللہ نے

جس گھڑی مجھ کو طلب فرمائیں گے سُلطانِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
میں کہوں گا، میری سُن لی التجا اللہ نے

سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بٹھا کر مسندِ محمُود پر
شان کرنی ہے عیاں روزِ جزا اللہ نے

زحمتیں گزریں نہ کیوں کترا کے میرے سائے سے
"رحمۃٌ للعالمیں ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہا اللہ نے"

دل کو پروانہ بنا کر شمعِ دیں کا اے حمیدؔ!
روح کو پہنائی پوشاکِ ضیا اللہ نے

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

....

یوں بیاں کی عظمتِ خیرُ الورٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ نے
"رحمۃٌ للعالمیں اُن کو کہا اللہ نے"

جانتا ہوں اُن کی مدحت میرے بس میں ہی نہ تھی
کام تھا مُشکل مگر آساں کِیا اللہ نے

ہر گھڑی وہ سایۂ دامانِ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے
آپ کے در تک جسے پہنچا دیا اللہ نے

بے سر و سامانی وجہِ اضطرابِ قلب تھی
میرا داماں رحمتوں سے بھر دیا اللہ نے

کر کے شامل مدح گویانِ شہِ لولاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
دیکھیے مجھ پر کرم کتنا کِیا اللہ نے

ہوں درود اُن پر ہزاروں، اُن پہ ہوں لاکھوں سلام
جن کے صدقے میں ہمیں سب کچھ دیا اللہ نے

آخری اپنے رسولِ محتشم (ﷺ) کو بھیج کر
مومنوں پر یہ بڑا احساں کیا اللہ نے

خواب میں ہو گی زیارت سرورِ دیں (ﷺ) کی نصیب
بخشا ہے نعت کا اِک دن صلہ اللہ نے

کون کر سکتا ہے توصیفِ نبی (ﷺ) بعد از خدا
"رحمۃ" للعالمیں اُن کو کہا اللہ نے"

اے خوشا، نورِ ولائے مصطفیٰ (ﷺ) کر کے عطا
کر دیا روشن مرے دل کا دیا اللہ نے

سرورِ کونین (ﷺ) کی یادیں ہیں دل میں جلوہ گر
کر دیا یوں بھی مرا نازشؔ بھلا اللہ نے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

عاصیوں پر خوب ہے اِحساں کیا اللہ نے
حق شفاعت کا نبیؐ کو دے دیا اللہ نے

بالیقیں لازم ہوئی ختم الرسلؐ کی اِتباع
انبیاءؑ سے بھی یہی وعدہ لیا اللہ نے

چادرِ رحمت بچھائیں کیوں نہ اَعدا کے لیے
کر دیا جب خُوگرِ لطف و عطا اللہ نے

"لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا" بلکہ تم "اُنْظُرْنَا" کہو
یوں سکھایا ہے سلیقہ نعت کا اللہ نے

اختیارِ "قُم" عطا کر دے جو مُردہ رُوح کو
وہ دیا ہے آپ (ﷺ) کو دستِ سخا اللہ نے

مغفرت چاہو تو دَر سے مصطفیٰ (ﷺ) کے ہو کے آؤ
کہہ دیا قرآن میں یہ برملا اللہ نے

کیوں نہ اُن (ﷺ) کے دَر سے ملتیں دو جہاں کی نعمتیں
"رحمۃ" للعالمیں اُن کو کہا اللہ نے"

خاص ہے وہ شے جو ہے منسوبِ محبوبِ خدا (ﷺ)
خاکِ بطحا میں بھی رکھی ہے شفا اللہ نے

میں سمجھتا ہوں مجھے یہ نعمتِ عظمیٰ ملی
دل کو ثاقبؔ دے دیا ذوقِ حرا اللہ نے

ثاقبؔ علوی (کامونکے)

....

جب سُنی بندوں سے مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) اللہ نے
مرحبا صَلِّ عَلٰی فرما دیا اللہ نے

جب کہیں زحمت زدوں کا آسرا کوئی نہ تھا
رحمتِ عالم (ﷺ) کا بخشا آسرا اللہ نے

جب محمد مصطفیٰ (ﷺ) لائے پیامِ انقلاب
کر دیا پتھر سے پیدا آئنہ اللہ نے

جب مسیحائے زماں (ﷺ) کا واسطہ میں نے دیا
بخش دی بیماریِ دل کو شفا اللہ نے

درد و غم میں جب پکارا رحمتِ کونین (ﷺ) کو
میرے دل کو دے دیا صبر و رضا اللہ نے

دِین کے مالی نے مانگی جب بہاروں کی دعا
گلشنِ دُنیا میں بھیجی ہے صبا اللہ نے

یہ حیاتِ سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) کا فیض ہے
بخش دی مجھ کو فنا گھر میں بقا اللہ نے

جب کہا میرے نبی (ﷺ) نے ”کُنتُ کَنزًا مَخفِیًا“
مُفلسوں کو دے دیا ہے اِرتقا اللہ نے

ہادیِ عالم (ﷺ) نے جس دم دعوتِ اسلام دی
نُور سے چمکا دیا کوہِ صفا اللہ نے

نعت جب میں نے کہی عشقِ پیمبر (ﷺ) میں بشیرؔ
میرے فن کے آئنے کو دی جِلا اللہ نے

بشیر رحمانی (لاہور)

....

کر دیا دنیا کے ہر غم سے رِہا اللہ نے
بھیج کر ہم پر محمد مصطفیٰ (ﷺ) اللہ نے

اپنے ہونے کو زمانے میں دکھانے کے لیے
سیّدُ الکونین (ﷺ) کو آخر چُنا اللہ نے

بھیج کے اپنے پیمبر (ﷺ) کو ہمارے درمیاں
سچ ہے، باطل سے کیا حق کو جدا اللہ نے

گُمرہی سے سیدھے رستے پر لگانے کے لیے
کر دیے مَبعُوث احمد مجتبیٰ (ﷺ) اللہ نے

ان (ﷺ) کی رحمت کیوں نہ ہو دونوں جہانوں پر محیط
”رحمۃ“ للعالمیں ان کو کہا اللہ نے“

ہم بھی توصیفِ نبی (ﷺ) کے کام میں کام آ گئے
شکر ہے ہم کو کیا مدحت سرا اللہ نے

اس کے محبوب، مُکرّم، اپنے ختم المرسلیں (ﷺ)
ان کی مرضی میں رکھی اپنی رِضا اللہ نے

تندرستی دی ضلالت کے مَرض سے دفعتاً
بھیج کر سرورؐ کی صورت میں شفا اللہ نے

محمد افضال انجم (لاہور)

....

اُن کی اُمّت میں ہمیں پیدا کیا اللہ نے
یہ کرم ہم پر کیا ہے بے بہا اللہ نے

اُس سے بڑھ کر بامقدّر کوئی ہو سکتا نہیں
اپنے پیارے کی جسے بخشی وِلا اللہ نے

وہ گھٹانے سے کسی کے گھٹ نہیں سکتا کبھی
جو نبی (ﷺ) کا مرتبہ ارفع کیا اللہ نے

کیوں نہ ہم حاجت روائی کے لیے اُن سے کہیں
جب بنایا ہے انھیں حاجت روا اللہ نے

رات دن جن کی زباں کرتی رہے اُن کی ثنا
کر دیا اُن کو عطا قلبِ صفا اللہ نے

جب بھی ہم نے سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے نام پر
جو بھی کچھ مانگا، عطا فرما دیا اللہ نے

حُسن میں، کردار میں اور سیرت و گفتار میں
آپ سا کوئی نہیں پیدا کیا اللہ نے

دیکھ لو تم سورہ ”الانبیاء“ قرآن میں
”رحمۃ“ للعالمیں اُن (ﷺ) کو کہا اللہ نے“

جس پہ اے عاجزؔ! ہوئے راضی امامُ الانبیاء
اُس کو ہی کر دی عطا اپنی رِضا اللہ نے

محمد ابراہیم عاجز قادری

....

بے بَدَل سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا کیا اللہ نے
"رحمۃ" للعالمیں اُن کو کہا اللہ نے"

کیوں نہ اُن کی عظمتوں کے گیت گائیں صبح و شام
جن کی فرمائی ہے توصیف و ثنا اللہ نے

انبیاء میں اور رسولانِ سلف میں بالیقیں
مرتبہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بالا کیا اللہ نے

عامیانہ گفتگو کرنا رسولِ پاکؐ سے
از رُوئے قرآں نہیں رکھّی روا اللہ نے

کیوں نہ مانیں اُن کو ہم کہفُ الوریٰ، حاجت روا
جب انھیں فرما دیا مُشکِل کُشا اللہ نے

بامقدّر ہے وہ مُسلِم، جس کو بعدِ انتقال
دی بقیعِ پاک میں دو گز جگہ اللہ نے

الفتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آباد ہیں جن کے قلوب
کر دیا اُن کو حقیقت آشنا اللہ نے

دل سے کی تعظیم جس نے بھی شہِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
اُس کے دل کو بالیقیں بخشی جِلا اللہ نے

دامنِ محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تھاما ہے جس نے بھی، اُسے
داخلہ باغِ اِرم میں دے دیا اللہ نے

مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے ہی سے سدا مانگا کرو
رد نہ فرمایا کبھی یہ واسطہ اللہ نے

کیوں نہ عاجزؔ ہوں سبھی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زیرِ کرم
رحمتِ کونین جب اُن کو کہا اللہ نے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

سب سے بڑھ کر مرتبہ ان کو دیا اللہ نے
"رحمۃ" للعالمیں اُن کو کہا اللہ نے"

یہ اِمامُ الانبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مُنفرِد اعزاز ہے
جب کہا اور جو کہا، وہ کر دیا اللہ نے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انگلی سے اپنی جب اِشارہ کر دیا
چودھویں کے چاند کو ٹکڑے کیا اللہ نے

ہاتھ پھیرا جب کسی چیچک زدہ کے چہرہ پر
اس کو فوراً بخش دی کامل شِفا اللہ نے

اُن کے آنے سے اجالے ہی اجالے ہو گئے
ایسی بخشی تھی پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ضیا اللہ نے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاطر پہاڑوں کو زمیں میں گاڑ کر
اس کے اوپر آسمانوں کو تنا اللہ نے

مختلف اوقات میں "اَلْحَمْد" سے "وَالنَّاس" تک
آپ پر قرآن کو نازل کیا اللہ نے

اور اس قرآن میں دل کھول کر محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
مختلف آیات میں کی ہے ثنا اللہ نے

بھیجیں سب مومن درود اپنے حضورِ پاکؐ پر
سورہ "اَلاَحزاب" میں ہم کو کہا اللہ نے

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

....

سب سے بڑھ کر مرتبہ اُن کو دیا اللہ نے
"رحمۃ" للعالمیں ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہا اللہ نے"

تاکہ وہ تقسیم کر دیں اس کو مخلوقات میں
بخشا ہے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فضل و عطا اللہ نے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مبعوث کر کے ان کی نسلِ پاک میں
حضرت ابراہیمؑ کی سن لی دعا اللہ نے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو معراج کی شب کر کے خودِ اپنے قریب
باقی کب رہنے دیا ہے فاصلہ اللہ نے

کہہ کے یٰسٓ اور مُزّمّل خدائے پاک نے
کی ہے خودِ قرآن میں ان کی ثنا اللہ نے

وہ ہیں ختمی مرتبت لیکن یہ کیا اعزاز ہے
کر دیا ان کو امام الانبیاء اللہ نے

واسطے سے ان کے جو مانگا کسی نے پا لیا
مانا ہے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہر واسطہ اللہ نے

جو چلے اس پر وہ بخشا جائے گا بے شک ریاضؔ
سب سے بہتر ان کا مانا راستہ اللہ نے

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

....

انؐ کی خاکِ پاک تک پہنچا نہیں کوئی بشر
مرتبہ سب سے بڑا ان کا کیا اللہ نے

تاکہ دنیا کا نظام آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت سے چلے
"رحمۃٌ للعالمیں ان کو کہا اللہ نے"

ہر مریضِ لا دوا کو بخشتے ہیں وہ شفا
رکھ دی ان کے ہاتھ میں ایسی شفا اللہ نے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی ذات سے ہے دو جہاں میں روشنی
بخش دی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی ضیا اللہ نے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ناموس پر وہ جان تک بھی وار دیں
جن کے دل میں رکھی آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفا اللہ نے

عاشقِ شہرِ رسولِ پاک شاہدؔ یوں بھی ہے
عَفوِ عصیاں کا دیا رستہ دکھا اللہ نے

پروفیسر سید شاہد حسین شاہدؔ (فیصل آباد)

....

اُلفتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جب سینہ بھرا اللہ نے
گویا دی بندے کی ہر بگڑی بنا اللہ نے

رکھا یوں رحمت کا اپنی در کھُلا اللہ نے
"رحمۃٌ للعالمیں اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہا اللہ نے"

مقتدی آدمؑ سے عیسیٰؑ تک رکھے سرکارؐ کے
دی سرِ اقصیٰ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اقتدا اللہ نے

گر نہ کرنی ہوتی بندے کو ثنائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کس لیے آخر دیا فہم و ذکا اللہ نے

ربِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قسم کھا کر کلامِ پاک میں
ایک لکھا پیار کا انشائیہ اللہ نے

اہلِ ایماں کے لیے سونپا رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
رحمت و رافت کا سارا محکمہ اللہ نے

قرب قوسوں کو شبِ اسرا ملا کچھ اس طرح
دے دیا تشکیل آخر دائرہ اللہ نے

وہ تو نورِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر میں ہیں تر زباں
جن کے اندر کو دیا ہے جگمگا اللہ نے

اس لیے پیشِ خدا رہتا ہوں سجدہ ریز مَیں
کر دیا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مدحت سرا اللہ نے

بھیجا آخر میں انھیں ''بِالْخَیْرِ تَمَّتْ'' کی طرح
یوں نبوّت کا کیا ہے خاتمہ اللہ نے

وستِ سرور (ﷺ) قولِ خالق میں خدا کا ہاتھ تھا
ان کی خواہش کو کہا اپنی رضا اللہ نے

ذات کے عرفان کی منزل رسی کے واسطے
ہم کو دکھلایا نبی (ﷺ) کا راستہ اللہ نے

ذکرِ سرور (ﷺ) پر ترا دل بھیگتا ہے یا نہیں
حشر میں لینا ہے اِس کا جائزہ اللہ نے

اپنے آقا (ﷺ) کے تتبّع سے نہ منہ موڑیں کبھی
مومنوں کو یہ دیا درسِ وفا اللہ نے

ہے دعا لب پر یہی، دل سے بھی آتی ہے صدا
مجھ کو دینی ہے مدینے میں قضا اللہ نے

جو فقط ملتی ہے تقلیدِ حضورِ پاک (ﷺ) میں
وہ دکھائی سب کو راہِ اتّقا اللہ نے

غازی علمؒ الدینؒ کو بخشا زِ راہِ التفات
حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا ولولہ اللہ نے

خواہشِ محبوب (ﷺ) کی تکمیل فرماتے ہوئے
اپنے کعبے کو دیا قبلہ بنا اللہ نے

عاملِ ''صَلِّ عَلٰی'' دنیا میں تُو تھا یا نہیں
حشر میں کرنا ہے اس کا فیصلہ اللہ نے

ذات کے اوصاف کا مظہر نبی (ﷺ) کو یوں کہا
ان پہ فرمائے عوالم آئنہ اللہ نے

رفعتِ ذکرِ حبیبِ پاک (ﷺ) کے اعلان سے
پرچمِ سرکار (ﷺ) کو اُونچا کیا اللہ نے

بیج ان (ﷺ) کے پیار کا بویا قلوبِ خلق میں
اور کی پودے کی پھر نشوونما اللہ نے

لائقِ خلدِ بریں فرما دیا محمودؔ کو
ناعتِ سرکارِ دیں (ﷺ) کر کے سدا اللہ نے

راجا رشید محمودؔ

....

دیکھو! قرآں میں کہا کیا خالقِ ذی جاہ نے
''رحمۃٌ للعالمیں اُن (ﷺ) کو کہا اللہ نے''

نام لو سرکار (ﷺ) کا، صَلِّ عَلٰی کا وِرد ہو
پائی ہے تسکین اس سے ہر دلِ پُر آہ نے

جو مُحبِّ مصطفٰے (ﷺ) ہے اُس پہ ہے آتش حرام
نارِ دوزخ سے بچایا سب کو اُن (ﷺ) کی چاہ نے

اَبْتَر و تَبَّتْ یَدَا کی آیتیں کہتی ہیں یہ
طوقِ لعنت رب کا پہنا اُن (ﷺ) کے ہر بدخواہ نے

شاہراہِ ہجرتِ سرور (ﷺ) پہ لاری تھی رواں
یاد ہجرت کی دلا دی ہم کو اس شہ راہ نے

وہ سراجِ نور ہیں اور وہ ہیں مصباحُ الظُلَم
نُور کی خیرات لی ہے اُن (ﷺ) سے مہر و ماہ نے

قلب کو تسکین، آنکھوں کو طراوت مل گئی
تازگی بخشی ہے طیبہ کی گیاہ و کاہ نے

مسجدِ آقا (ﷺ) میں دیکھی ہم نے محرابُ النّبی
بھر دیا رِقّت سے دل کو ان (ﷺ) کی سجدہ گاہ نے

"سیّدِ ہجویر نعت کونسل" کا ۱۰۲واں

(نویں سال کا ساتواں) طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

چوپال (ناصر باغ) لاہور

۳ جولائی ۲۰۱۰ء۔ نمازِ مغرب کے بعد

....

صاحبِ صدارت: وحید انصاری

قاریِ قرآن: سلیمان صدّیق قادری

ناظمِ مشاعرہ: محمد ابراہیم عاجز قادری

....

مصرعِ طرح:

"خوشبو ہے بدن میں مرے تاثیر زباں میں"

شاعر:

خاطر غزنوی

(وفات: ۷ جولائی ۲۰۰۸)

۷ جولائی ۲۰۱۰ کا مشاعرہ

"خوشبو ہے بدن میں مرے تاثیر زبان میں"

خاطر غزنوی۔ صفحہ ۳۲

حمدِ ربِّ غفور جلّ جلالہٗ

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔ ۳۳ — محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔ ۳۴، ۳۵

تنویر پھول (نیویارک)۔ ۳۶ — راجا رشید محمود۔ ۳۶

نعتِ حبیبِ غفور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

"زباں، جہاں، نشاں" قوافی۔ "میں" ردیف

منظر عارفی (کراچی)۔ ۳۷ — محبوب الٰہی عطا (ہری پور ہزارہ)۔ ۳۸

تنویر پھول۔ ۳۹ — بشیر رحمانی (لاہور)۔ ۴۰

غلام زبیر نازش۔ ۴۱ — ثاقب علوی (کامونکی)۔ ۴۲

محمد ابراہیم عاجز قادری۔ ۴۳، ۴۴ — راجا رشید محمود۔ ۴۵

"تاثیر، تنویر، تفسیر" قوافی۔ "زباں میں" ردیف

راجا رشید محمود۔ ۴۶

نعتیہ سانیٹ

محمد اقبال ناز (فیصل آباد)۔ ۴۷

گرہ بند نعت

تنویر پھول۔ ۴۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک فیضِ ازل سے ہے رواں کون و مکاں میں
اُس نور کے پیکر کے اجالے ہیں جہاں میں

جب سے ہے مِرے وردِ زباں نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
خوشبو ہے دہَن میں مِرے، تاثیر زباں میں

اک لمحے کو معراج کی شب گزرے اِدھر سے
اب تک ہیں مگر روشنیاں کاہکشاں میں

یوں وقت کے دھارے پہ ضیا بار ہوئے وہ
جیسے زرِ خورشید جواں آبِ رواں میں

تاریک جو راہیں تھیں، وہ چمکا دِیں نگہ سے
انوارِ بہاراں بھرے ظلماتِ خزاں میں

کیفیّت و مستی کا سبب ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے
ہے لذّتِ صد رنگ جواں اُن کے بیاں میں

آنسو مِرے محرومِ تپش ہیں مِرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
بھر دیجیے اک سوز مِری آہ و فغاں میں

خاطرؔ غزنوی

حمدِ ربِّ غفور جلّ جلالہٗ

کھولی ہے زباں حمدِ الٰہی کے بیاں میں
ہے تازہ بہار آئی مِرے گلشنِ جاں میں

میں کیوں نہ کروں ذکرِ خداوندِ دو عالم
اِک حسنِ دلآویز ہے مولا کے بیاں میں

اللہ کی رحمت پہ جو کرتا ہے بھروسا
آ جاتا ہے وہ مرکزِ صد امن و اماں میں

جب اُس کا کرے ذکر کوئی ظلمتِ شب میں
آ جاتا ہے وہ شخص اُجالوں کے سماں میں

حل کرتا ہے وہ ربِّ جہاں میرے مسائل
پیش آتی ہے مُشکل جو مجھے کارِ جہاں میں

جاں اُس کے اُجالوں سے ہوئی اور منوّر
اللہ کا جب ذکر ہُوا دل کے مکاں میں

میں شب کے اندھیروں سے ہراساں تو نہیں ہُوں
وہ جلوہ نما ہے جو مِری خلوتِ جاں میں

ہر پھول میں خوشبو ہے ترے لطف و کرم کی
انوار ترے مہر و مہ و کاہکشاں میں

یہ دل کی تمنّا ہے جو مَیں حمد سرا ہُوں
مل جائے سُکوں مجھ کو مِری عمرِ رواں میں

ہر غم کی دوا میرے لیے حمد ہے نازشؔ
سرگرداں نہیں ہوں، طلبِ چارہ گراں میں

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

توصیفِ خدا کیجیے قرآں کی زباں میں
تسبیح خدا کرتی ہے ہر چیز جہاں میں
خالق کے ارادے ہی کے تابع ہیں خلائق
رائج ہے نظام اُس کا ہی ہر ایک جہاں میں
مانگا ہے جو سرکار (ﷺ) کے صدقے میں خدا سے
آیا ہے جواب اُس کی طرف سے ہمیں "ہاں" میں
اللہ کے ہی اسمِ مبارک کی بدولت
"خوشبو ہے دہَن میں مرے، تاثیر زباں میں"
مانے کہ نہ مانے کوئی، یہ لطفِ خدا ہے
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
مجھ پر یہ فقط ربِّ دو عالم کی عطا ہے
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
ہر شے تری قدرت کا ہے شہکار ولیکن
اوصاف عجب رکھّے ہیں مردان و زناں میں
یا رب! ترے بندوں کے دلوں میں جو اُتر جائے
تاثیر عطا کر دے تُو وہ میرے بیاں میں
اللہ کی تسبیح پڑھو صبح و مسا تم
لے جائے گی عاجزؔ یہ تمھیں باغِ جناں میں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

تخلیق کیا رب نے ہی، جو کچھ ہے جہاں میں
مملوک سبھی اُس کے ہیں اِس کون و مکاں میں
وہ چاہے اگر، نار بھی بن جائے گلستاں
مرضی ہو اگر اُس کی، کِھلیں پھول خزاں میں

ہر چیز ہی اللہ کی کرتی ہے اطاعت
سرکش ہیں مگر اُس کے فقط اِنس میں، جاں میں
اللہ کی تحمید بیاں کیسے کریں ہم
وہ آ ہی نہیں سکتا کسی کے جو گماں میں
ہم اِس لیے ہیں طالبِ جنّت کہ خدا نے
دیدار جو اپنا ہے رکھا باغِ جناں میں
یہ فضلِ خدا، فضلِ خدا، فضلِ خدا ہے
"خوشبو ہے دہَن میں مرے، تاثیر زباں میں"
اللہ کی توصیف بیاں کرنے کے صدقے
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
دُنیا کی محبّت سے تو کر پاک تُو دل کو
رب جلوہ نما ہو گا ترے دل کے مکاں میں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

قدرت کے مظاہر ہیں عیاں کون و مکاں میں
ہیں اَنفُس و آفاق میں، ہر ایک جہان میں
تسبیح کا نغمہ ہے مرے قلب کی آواز
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
شہ رگ سے بھی اقرب ہے تو سنتا ہے سبھی کچھ
کچھ لوگ مگر اب بھی پھنسے وہم و گماں میں
تکبیر تری ہوتی ہے دُنیا میں مسلسل
وقفہ نہیں آتا ہے بڑا صَوتِ اذاں میں
یہ سمع و بصر، علم و ہنر تیری عطا سب
دیتا ہے تو ہی قوتِ تاثیر بیاں میں
یہ جوہر و عُنصُر، یہ توانائی یہ طاقت
جلوہ ترا ذرّے میں ہے اور کوہِ گراں میں

بندے تجھے محبوب ہیں جو شاکر و صابر!
رکھتے ہیں تجھے یاد جو ہر سُود و زیاں میں
ہے پھولؔ کے لب پر یہ دعا خالقِ گلزار!
دُنیا میں بھی، عقبیٰ میں بھی رکھ اپنی اماں میں

تنویر پھولؔ (نیویارک)

....

تحمید کی کشتی ہے رواں موجِ بیاں میں
"خُوشبو ہے دَہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
موجود نشاں رب کا ہے ہر ایک نشاں میں
پر، ڈھونڈنے پر پایا عیاں میں، نہ نہاں میں
جو کافر و مُنکر ہے، جہنّم میں جلے گا
پائے گا مُوَحِّد ہی جگہ باغِ جناں میں
جب دل سے پکارا ہے مصیبت میں خدا کو
تاثیر نظر آئے نہ کیوں آہ و فُغاں میں
پانی ہے جو نازل کیا خَلّاقِ جہاں نے
ہر جھیل میں، ہر اَبر میں، ہر آبِ رواں میں
اللہ پہ ایقان سے سب کام بنے ہیں
جو بات یقیں میں ہے، کہاں وہم و گماں میں
رب چاہتا ہے، اس کے نہ بندے کبھی جھگڑیں
رکھی ہے سکینت تو فقط امن و اماں میں
محمودؔ جو اک ربّ و نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی تھی ملن رات
وہ رات تھی ایسی کہ زماں میں، نہ مکاں میں

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

نعتِ حبیبِ غفور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

دو رائے کہیں بھی نہیں اِس ایک بیاں میں
وہ آج بھی یکتائے زمانہ ہیں جہاں میں
مخلوق میں اُن جیسا نہ ہادی ہے نہ رہبر
وہ اوّل و آخر ہیں صفِ شیشہ گراں میں
کس شے پہ نہیں آپ کی پاکیزہ توجّہ
کیا چیز نہیں آپ کی چشمِ نگراں میں
وہ منزلِ طاعت سے ذرا بھی تو نہیں دور
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو بسائے ہے جو پیہم دل و جاں میں
سانسوں کے لبوں پر بھی انھی کا ہے وظیفہ
اُن کا ہی قصیدہ ہے رگِ طبع رواں میں
ایسا نہ ہو اے دل کہ مدینے میں پہنچ کر
ہم لوگ بھی اُلجھے ہی رہیں سُود و زیاں میں
منظرؔ یہ تو تحقیق ہے جبریلِ امیںؑ کی
اُن جیسا کوئی ہے ہی نہیں کون و مکاں میں

منظر عارفی (کراچی)

....

کرتا ہوں جو یاد اُن کو محبّت کی زباں میں
پا لیتا ہوں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو مَیں حجرۂ جاں میں
اعجاز نما صرف سراپا ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
اعجاز نما اور نہیں کوئی جہاں میں
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ہے یہ شانِ دوامی کا کرشمہ
لگتا ہے کہ ہُوں آج بھی مَیں اُن کے زماں میں

اُتروں نہ میں کیوں بحرِ غمِ عشقِ نبی (ﷺ) میں
ساحل کئی پوشیدہ ہیں اِس بحرِ رواں میں

جنّت بھی فدا آپ کے ملنے کی خوشی پر
ملتی ہے کہاں ایسی خوشی باغِ جناں میں

آقا (ﷺ) کے تصرّف میں خدا کی ہے خدائی
ہر ملکِ عیاں میں ہیں، وہ ہر ملکِ نہاں میں

کوئی بھی نہیں خود میں جہاں عشقِ نبی (ﷺ) میں
ہم رہتے ہیں اس قریۂ بے نام و نشاں میں

یہ خاص کرم اُن کا ہے ہم دور بھی رہ کر
رہتے ہیں عطاؔ کوئے شہِ کون و مکاں (ﷺ) میں

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

مصروف ہوں میں مدحتِ سردارِ جہاں (ﷺ) میں
"خوشبو ہے دَہَن میں مرے، تاثیر زباں میں"

سدرہ سے پرے صاحبِ معراج (ﷺ) ہیں پہنچے
چرچا شبِ اسرا کا ہُوا کون و مکاں میں

اللہ نے خود اُن کی ثنا کی ہے مسلسل
نازل ہوئی آیات شہِ دیں (ﷺ) کی ہیں شاں میں

کہتی ہے زباں "صَلِّ علیٰ، صَلِّ علیٰ" جب
آتا ہے سکوں اس سے مرے قلب میں، جاں میں

قرآں نے "رَفَعنا" ہے کہا اس میں نہیں شک
ہوتی ہے ثنا آپ (ﷺ) کی ہر دَور و زماں میں

پائی ہے جلا گرد سے نعلینِ نبی (ﷺ) کی
تابش ہے اُسی خاک کی اِس کاہکشاں میں

پڑھنا ہے نمازوں میں درود اُن پہ ہمیشہ
نام اُن کا ہر اک وقت ہی شامل ہے اذاں میں

اے رحمتِ کونین (ﷺ)، عنایت کی نظر ہو!
اُمّت ہوئی مصروف ہے اب آہ و فغاں میں

پامال کیا مجھ کو زمانے نے ہے آقا (ﷺ)!
لے لیجیے للہ مجھے اپنی اماں میں

قدموں میں اسے دے دیں جگہ سرورِ عالم (ﷺ)!
یہ پھولؔ سرافراز ہو یوں باغِ جناں میں

تنویر پھولؔ

قوسین پہ فائز ہیں، فضائل کے جہاں میں
افضل نہیں آقا (ﷺ) سے کوئی کون و مکاں میں

پڑھتا ہے وظیفہ جو درودوں کا بہ ہر دم
جملوں میں اثر اُس کے ہے، تاثیر زباں میں

سجدے میں نہ کیوں گرتے صنم خانے کے پتھر
اللہ کا لہجہ تھا محمد (ﷺ) کی اذاں میں

تقریرِ پیمبر (ﷺ) کی وہاں گونج رہی ہے
تقدیر ہے فاراں کی ہادی کے بیاں میں

معراجِ محمد (ﷺ) کے سفر میں جو اُڑی تھی
وہ دھول درخشاں ہے ابھی کاہکشاں میں

اب تک ہے رہِ عرشِ معلّٰی کے بدن پر
سورج کی جھلک پائے پیمبر (ﷺ) کے نشاں میں

خالق کو ہی محبوب کی رفعت کا پتا ہے
درجہ مرے آقا (ﷺ) کا نہیں وہم و گماں میں

ایماں کے مُصلّے پہ کیے سجدے بُتوں نے
توحید کی پہنچی جو اذاں شہرِ بُتاں میں
لے لو جسے لینے ہیں کریمانہ خزانے
مصدر ہے سخاوت کا دلِ صدرِ زماں میں
یہ عشقِ پیمبر (ﷺ) کا صلہ مجھ کو ملا ہے
اب حسن کے موتی ہیں مرے اشکِ رواں میں
توحید کے شیداؤں پہ وجدان ہے طاری
وہ دردِ پیمبر (ﷺ) ہے مرے دل کی فغاں میں
زحمت مرے سائے کے قریب آ نہیں سکتی
صد شکر کہ ہوں رحمتِ دوراں کی اماں میں
اب مجھ کو بشیرؔ آئے گی جنّت کی بشارت
اب نعت کا مضموں ہے مرے فکرِ جواں میں

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

....

مصروف ہوں میں نعتِ شہِ کون و مکاں (ﷺ) میں
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
پڑھتا ہوں درود اور سلام اُن پہ ہمیشہ
یہ فیض کا چشمہ ہے مری عمرِ رواں میں
لگ جائیں مجھے پر تو میں اُڑ جاؤں مدینے
ہے حسرتِ دیدار مرے قلبِ تپاں میں
اعجاز ہے یہ مدحتِ محبوبِ خدا (ﷺ) کا
وسعت ہے خیالات میں، ندرت ہے بیاں میں
لے چل مجھے طیبہ کی طرف عزمِ زیارت
یہ شوق مچلتا ہے مری عمرِ رواں میں

اللہ غنی! ذکرِ پیمبر (ﷺ) کی یہ برکت
ہے نعت نے رس گھول دیا میری زباں میں
ہر وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے
یادِ شہِ کونین (ﷺ) مکیں ہے دل و جاں میں
یہ گلشنِ طیبہ کی بہاروں کا ہے صدقہ
خوش رنگ جو ہیں پھول کھلے باغِ جناں میں
سرکار (ﷺ) کی سیرت پہ عمل کرنا ہے ایسے
ہو جیسے سفر ابرِ عنایات کی چھاں میں
اِک آن میں ہی اُس کو کیا رشکِ بہاراں
جو آئی مدینے سے ہوا گلشنِ جاں میں
ہیں آپ مرے حامی و غمخوار و مددگار
بِن آپ کے ہے کون مرا دونوں جہاں میں
نام آپ کا ہے وردِ زباں سیّدِ عالم (ﷺ)!
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
نازشؔ ہے پڑی مجھ پہ کرن ماہِ عرب (ﷺ) کی
اک جشنِ چراغاں ہے مرے دل کے مکاں میں

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

جو حُسن ہے سرکار (ﷺ) کے روضے کا جہاں میں
ملتا ہے کہیں اور زمیں پر نہ زماں میں
بیٹھا ہوں میں سرکار (ﷺ) کے قدموں میں بصد شوق
اور سوچ خراماں ہے مری کوئے جناں میں
سرکار (ﷺ) کی مدحت مری پہچان بنے گی
واللہ! سعادت یہ نہ تھی وہم و گماں میں

کہتے ہیں علیؓ فیضِ لُعابِ نبوی (ﷺ) سے
"خوشبو ہے دہَن میں مرے، تاثیر زباں میں"

چھوئیں تو اُسے کیسے دو عالم کے مصائب
آ جائے جو سلطانِ دو عالم (ﷺ) کی اماں میں

چھوٹوں پہ کرم اُن (ﷺ) کا، بڑوں پر بھی عطائیں
فیض اُن کا بہر سُو ہے رواں خُرد و کلاں میں

رہ جائے اَدھورا یہاں توحید کا اعلان
شامل نہ اگر نامِ محمد (ﷺ) ہو اذاں میں

دوری سے مدینے کی تو بے جان سی تھی روح
آ کر درِ سرکار (ﷺ) پہ جان آئی ہے جاں میں

ثاقبؔ کے تکلُّم پہ ہو حیران بھلا کیوں؟
ہے نعت کی تاثیر نہاں طرزِ بیاں میں

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

....

عشقِ شہِ کونین (ﷺ) ہے جن کے دل و جاں میں
پائیں گے وہی لوگ پڑوس اُن کا جناں میں

گریہ نہ سمجھ گریۂ عُشّاقِ نبی (ﷺ) کو
پوشیدہ ہے اک کیف و سرُور اُن کی فغاں میں

خاموشی آقا (ﷺ) سے کئی رمزیں کُھلی ہیں
پنہاں ہیں بہت لعل و گہُر اُن کے بیاں میں

اللہ نے پیدا نہ کیا سرورِ دیں (ﷺ) سا
کردار میں، گفتار میں اور عظمت و شاں میں

ہر خلق خدا ٹھہری ہے جب اُمّتِ سرکار (ﷺ)
پھر کیوں نہ کرے اُن کی ثنا اپنی زباں میں

سرکار (ﷺ) کی الفت سے تُو آباد تو کر دل
وہ جلوہ فشاں ہوں گے ترے دل کے مکاں میں

اعزاز کوئی اِس سے بڑا ہو نہیں سکتا
کر لیں وہ اگر میرا شمار اپنے سگاں میں

کیا خوب صلہ نعتِ پیمبر (ﷺ) نے دیا ہے
"خوشبو ہے دہَن میں مرے، تاثیر زباں میں"

کس طرح جہنّم میں وہ جائے گا اے عاجزؔ
جو حشر میں ہو شافعِ محشر (ﷺ) کی اماں میں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

ہر شے جو ہے مملوکِ نبی (ﷺ) کون و مکاں میں
یوں سکّہ رواں اُن کا ہے ہر ایک جہاں میں

خالق کو ہی معلوم ہے محبوب (ﷺ) کی عظمت
آ سکتی نہیں خلق کے ہرگز یہ گماں میں

یہ نورِ نبی (ﷺ) ہے جو نظر آتا ہے ہم کو
تاروں میں، مَہ و مہر میں اور کاہکشاں میں

مانگا ہے اگر دشمنِ جاں نے بھی کچھ اُن سے
سرکار (ﷺ) نے فرمایا جواب اُس کو بھی "ہاں" میں

لے جائیں گے دوزخ میں اُسے کیسے فرشتے
ہو گا جو گنہ گار بھی آقا (ﷺ) کی اماں میں

مبعُوث ہوئے سب سے وہ آخر میں ولیکن
فیضان لُٹا اُن کا ہی ہر ایک زماں میں

پڑھتا ہوں بکثرت جو درود اُس کی ہے برکت
"خوشبو ہے دہَن میں مرے، تاثیر زباں میں"

تذکارِ شہنشاہِ دو عالم (ﷺ) کی بدولت
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"

محمد ابراہیم عاجز قادری

....

مدّاحِ سرور (ﷺ) کو جو ہوں لفظ بیاں میں
ہو کیوں نہ گھلاوٹ کا اثر تیرے دہاں میں
کیوں اس کو نہ ہم لوگ کہیں مغزِ عبادت
تذکارِ پیمبر (ﷺ) ہے نمازوں میں، اذاں میں
آتے ہیں نظر حُبِّ پیمبر (ﷺ) کے مظاہر
جو طفلکِ کم سن میں، وہی پیر و جواں میں
ٹکسال میں جو شہرِ پیمبر (ﷺ) کی ہے ڈھلتا
چلتا ہے وہی سکّہ زماں اور مکاں میں
مرضی مرے محبوبِ خداوندِ جہاں (ﷺ) کی
ضَو ریز ہے خوشنودیٔ خلّاقِ جہاں میں
میں نے جو دیارِ شہِ کونین (ﷺ) کی ٹھانی
معدوم ہوئی کبرِ سنی جوشِ جواں میں
رحمت جو عوالم کے لیے سرورِ دیں (ﷺ) ہیں
ذکر آپ کا کیوں ہوتا نہ ہر ایک جہاں میں
دل میرا سوئے طیبہ ہمکتا ہے کچھ ایسے
ہنگامۂ پُرشور ہو جوں جوئے رواں میں
کیا نفع فقط طاعتِ سرور (ﷺ) میں نہیں ہے
اُلجھے ہوئے کچھ لوگ ہیں کیوں سود و زیاں میں
قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں جھکاتا ہے جو گردن
اونچا نظر آتا ہے سب سرو قداں میں

یہ سب ہے اثر مدحتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کا
"خوشبو ہے دہن میں مرے، تاثیر زباں میں"
جھڑتے ہیں جو پھول آقا (ﷺ) کی مدحت میں، زباں سے
گلشن سے کھِلے پڑتے ہیں ہنگامِ خزاں میں
ہے رُوح فزا طیبۂ سرور (ﷺ) میں بُلاوا
سنتے ہی خبر، جاں مری آ جاتی ہے جاں میں
آقا (ﷺ) کی جونہی ہو گی توجّہ مری جانب
میزاں پہ "نہیں" جو ہے، بدل جائے گی "ہاں" میں
جب تک میں نہ پہنچا تھا درِ سرورِ دیں (ﷺ) تک
اک آگ سُلگتی ہی رہی قلبِ تپاں میں
سرکار (ﷺ)! یہ افیونِ بدعملی کا اثر ہے
کھوئی ہوئی ملّت ہے جو اک خوابِ گراں میں
جنّت ملی محمودؔ کو نعتوں کے تصدّق
اچھائی تو کوئی بھی نہ تھی ہیچ مداں میں

راجا رشید محمودؔ

....

تذکارِ پیمبر (ﷺ) کی ہے تنویر زباں میں
پایا گیا یہ نسخۂ اکسیر زباں میں
جب تذکرہ اُس شہرِ مقدّس کا کروں گا
کھنچ جائیں گی طیبہ کی تصاویر زباں میں
جب "صَلِّ عَلیٰ" نعتِ سرور (ﷺ) پہ پڑھوں گا
گھل جائے گی اک خواب کی تعبیر زباں میں
قرآن میں پاتا ہوں ثنا جب میں نبی (ﷺ) کی
رس گھولتی ہے اُنس کی تفسیر زباں میں

ہر ناعت و مادح کے لیے میں نے رکھی ہے
اخلاص کی اور پیار کی زنجیر زباں میں
توحید کا جب درس دیا آپ نبی (ﷺ) نے
مت گھٹ کے رہے نعرۂ تکبیر زباں میں
خوش ہوں کہ مسلمان ہوں اور نعت سرا ہوں
تقدیر ہے سینے میں تو تدبیر زباں میں
"اپنا سا بشر" کہتے ہیں جو سرورِ دیں (ﷺ) کو
گویا ہیں چھپائے ہوئے وہ تیر زباں میں
یہ سورۂ کوثر کی تلاوت کا صلہ ہے
"خوشبو ہے بدن میں مرے تاثیر زباں میں"
پڑھتا ہوں جو محمودؔ درود اپنے نبی (ﷺ) پر
آتا ہے نظر جذبۂ تعمیر زباں میں

راجا رشید محمود

نعتیہ سانیٹ

محبوبِ الٰہی (ﷺ) کے پسینے کی مہک میں
کستوری و عنبر سے کہیں بڑھ کے مہک تھی
جب شہر منوّر کی وہ گلیوں سے گزرتے
اُن گلیوں میں خوشبوئے محمد (ﷺ) تھی مہکتی
اور جن سے پیمبر (ﷺ) تھے وہاں ہاتھ ملاتے
اُن لوگوں کے ہاتھوں سے بھی خوشبو تھی مہکتی
جن بچّوں کے گالوں کو نبی (ﷺ) ہاتھ لگاتے
اُن بچّوں کے گالوں سے بھی خوشبو تھی مہکتی

جو سرورِ کونین (ﷺ) کی صحبت میں تھے رہتے
اُن سارے ہی لوگوں کی تو سانسیں تھی مہکتیں
خوشبو بھرے ماحول کے بارے میں جو سوچوں
اک دم سے مری سانسوں میں خوشبو ہے مہکتی
خوشبوئے محمد (ﷺ) کے تصوّر کی بدولت
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

مشغول ہے دل مدحتِ سلطانِ جہاں (ﷺ) میں
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"
لب پر ہے ثنا سرورِ کونین (ﷺ) کی جب سے
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"
میں صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ پڑھتا رہا ہوں
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"
زمزم ہے پیا خوب جو در طیبہ و مکّہ
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"
بستانِ ثنا میں ہے صدا پھولؔ کی پیہم
"خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں"

تنویر پھولؔ (نیویارک)

☆☆☆☆☆

"سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل" کا

نویں سال کا آٹھواں (ایک سو تیسرا) حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۷۔اگست ۲۰۱۰ (ہفتہ) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال، ناصر باغ، لاہور

....

صاحبِ صدارت: بشیر رحمانی

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

ناظمِ مشاعرہ: اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" / ڈائرکٹر "مدنی گرافکس")

....

مصرعِ طرح:

"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

شاعر:

اختر انصاری اکبر آبادی

(وفات: ۱۸۔اگست ۱۹۸۵)

"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

اختر انصاری اکبر آبادی۔صفحہ ۵۰

حمد شریف

تنویر پھول (نیویارک)۔۵۱ — غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔۵۳
محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔۵۴ — راجا رشید محمود (مدینۂ طیبہ)۔۵۴

نعت شریف

غیر مردّف نعتیں

گوہر ملسیانی (خانیوال)۔۵۵ — منظر عارفی (کراچی)۔۵۶
تنویر پھول۔۵۷ — قاری غلام زبیر نازش۔۵۸، ۵۹
بسمل شمسی (فیصل آباد)۔۶۰ — بشیر رحمانی (لاہور)۔۶۱، ۶۲
محمد ابراہیم عاجز قادری۔۶۳، ۶۴ — ثاقب علوی (کامونکی) ۶۵
راجا رشید محمود (مدینۂ کریمہ)۔۶۷

"انوار، دیدار، اسرار" قوافی۔ "ہے اور دیدۂ حیراں" ردیف

محبوب الٰہی عطا (ہری پور ہزارہ)۔۶۷ — گوہر ملسیانی۔۔۶۸
محمد اقبال ناز (فیصل آباد)۔۶۸ — راجا رشید محمود۔۷۰

"دیدہ، شیشہ، جذبہ" قوافی۔ "حیراں" ردیف

راجا رشید محمود۔۷۱

صنعتِ ذوقافیتین میں

راجا رشید محمود۔۷۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوے سے تمھارے ہے جہاں آئنہ ساماں
اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں

اُمّی نے کیا علم سے ہر دور کو روشن
دُنیا میں ہے مشہور مدینے کا دبستاں

تاریکیٔ اطراف جہاں دُور ہوئی ہے
اک نور سے ہے چار طرف بزمِ چراغاں

کوئی بھی نہ تھا واقفِ اسرارِ حقیقت
تم آئے تو معلوم ہوئی عظمتِ انساں

اک حُسن کا جلوہ ہے جو مرکز ہے نظر کا
اک نور ہے دُنیا میں جو ہر سمت ہے رقصاں

ان سے ہی محبّت کرو اخترؔ۔ کہ محبّت
ہر غم کا مُداوا ہے، ہر اک درد کا درماں

اخترؔ انصاری اکبر آبادی

حمدِ باری تعالیٰ

ہر شر سے بچا، زیست مری مجھ پہ ہو آساں
تو حافظ و ناصر ہے سدا تو ہے نگہباں
وہّاب ہے تُو، رحمتِ کونین کے صدقے
چھُوٹے نہ کبھی ہاتھ سے یہ دامانِ ایماں
اللہ! تو ہے رحمتِ دارین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خالق
کچھ شک نہیں اِس میں کہ ہے تُو ارحم و رحماں
نادِم ہُوں ترے در پہ، مجھے بخش دے مولا
بندہ ہوں خطاکار، کرم، خالقِ دوراں!
دشمن یہ کھلا ہے، مجھے اللہ! بچا لے
ناکام ہو قدرت سے تری، حربۂ شیطاں
احسان ہے تیرا درِ کعبہ پہ بلایا
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"
مینار جو ہیں دونوں طرف، دستِ دُعا ہیں
مرکز میں ترا گھر ہے، سماں کتنا درخشاں!
صد شُکر کہ اُمّت میں ہمیں اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بنایا
بعثت ہے شہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی الٰہی! ترا احساں
پامال کیا سب نے اسے، اس کی فغاں سن
دُنیا کے حدیقے میں ترا پھولؔ ہے گریاں

تنویر پھولؔ (نیویارک)

....

اے ربِّ جہاں، رازقِ کُل، سب کے نگہباں
کر اپنے کرم سے ہی مری مشکلیں آساں

ہو دیں کے لیے جان ترے نام پہ قرباں
اے کاش ہو پُورا دلِ بیتاب کا ارماں

دل اور ہُوا قدرتِ خالق کا ثنا خواں
جب دیکھے سرِ چرخ مہ و مہر درخشاں

گلزار ترے فیض سے فرحت ہیں دلوں کی
ہیں دید کے قابل تری رحمت سے بیاباں

یہ عرضِ تمنّا بھی بصد شوق رقم ہے
آنکھیں ہوں مری خانۂ کعبہ سے فروزاں

ہے شامِ الم خیز دل و جاں پہ مُسلّط
ہو جائے خدا مجھ کو عطا صبحِ بہاراں

مل جائیں جسے رحمتِ خالق کی پناہیں
کیا اُس کا بگاڑے گی بھلا گردشِ دوراں

ہے یاد تری زخمِ دل و جان کا مرہم
ہر درد کا چارہ ہے تو ہر غم کا ہے درماں

ہیں مشرق و مغرب میں ترے نور کے جلوے
ہیں تجھ سے شمال اور جنوب حُسن بداماں

ہر قریہ و بستی ہے ترے ذکر سے معمور
ہر وادی و صحرا ہے ترے نام سے شاداں

یہ تیری عنایت ہے کہ ہم تیرے ہیں بندے
یہ تیرا کرم ہے کہ بنایا ہمیں انساں

وہ کامل و اکمل ہے، صَمد ہے، وہ اَحد ہے
بے مثل ہے، یکتا ہے، یہی اپنا ہے ایماں

اللہ کی یادوں سے ہے دل جس کا مُنوّر
وہ شخص مکرّم ہے، مُعظّم ہے وہ ذیشاں

آ جاتا ہے یہ جب بھی غمِ دہر کی زد میں
کام آتا ہے نازِش کے ترا لُطفِ فراواں

قاری غلام زبیر نازِش (گوجرانوالا)

اللہ کے بارے میں یہی میرا ہے ایماں
دیتا ہے وہی نفع، وہی دیتا ہے نقصاں

لاریب ہر اک شے کا وہی روزی رساں ہے
ہر ایک پہ اللہ کا ہے فیضِ فراواں

جس بندۂ مومن پہ کُھلا رازِ حقیقت
لاریب ہُوا بحرِ تحیّر میں وہ غلطاں

اللہ کی قدرت کے ہی شہکار ہیں سارے
یہ جِنّ و بشر، شمس و قمر، کوہ و گلستاں

طوفانِ حوادِث کا اُسے خوف ہو کیسے
جس کشتیِ خستہ کا ہو اللہ نگہباں

کونین کی ہر چیز تو مظہر ہے خدا کی
پر مظہرِ کامل ہے فقط حضرتِ انساں

گر چاہیں تو اک غنچہ کِھلا سکتے نہیں ہم
رب چاہے تو بن جائے بیاباں بھی گلستاں

اللہ کی صنّاعی پہ جس نے بھی کیا غور
ششدر ہے، پریشاں ہے، وہ حیراں ہے، وہ حیراں

کیا شمس و قمر، کاہکشاں اور ستارے
ہر شے میں ہی اللہ کا ہے نور درخشاں

تحمید و ثنا اُس کی ہی کرتی ہے ہر اک شے
ہیں سجدہ کناں پیشِ خدا خادِم و سُلطاں

مت بھول تُو اے بندۂ غافل یہ حقیقت
ہر ایک عمل پر نگراں ہے ترا یزداں

درکار ہے اک لطفِ نظر تیری الٰہی!
دُنیا کے مصائب نے کیا ہم کو پریشاں

کیا چہرۂ انساں کی کروں بات مَیں عاجزؔ
جب بال سے بھی قدرتِ خالق ہے نمایاں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

اِرشادِ نبی (ﷺ) اصل میں خالق کا ہے فرماں
ہے ذات کے عرفان سے رحمان کا عرفاں

ہُوں یوں تو پئے نامۂ اعمال ہراساں
غُفرانِ معاصی کا مگر رب سے ہُوں خواہاں

دے راہنمائی جنھیں اللہ کا قرآں
سامانِ تعیّش سے وہ بندے ہیں گریزاں

جو حامدِ خالق تھے سنائی دیا اُن کو
میزاں پہ رسا ہوتے ہی، آوازۂ رضواں

تعمیل میں مصروف جو ہو حکمِ خدا کی
سودا یہ سرِ حشر نظر آئے گا ارزاں

ہے حکمِ خدا، صاحبِ ایماں نہیں قاتل
قاتل ہیں جو بندے، وہ ہیں "سو کالڈ" مسلماں

اللہ بھی رحمان ہے، رحمت ہیں نبی (ﷺ) بھی
دونوں ہی عطا کیش و کرم بار ہیں یکساں

محمودؔ جو کرتا رہا کعبے کی زیارت
ہے روح بھی شاداں، تو رہا قلب بھی رقصاں

راجا رشید محمودؔ (شہرِ محبوبِ خدا (ﷺ) سے)

☆☆☆☆☆

نعتِ محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء

دیتی ہے اطاعت کا سبق آیۂ قرآں
ہر فعل رہے شام و سحر تابعِ فرماں

مہکے گا مِری نعت کا اک ایک تصوّر
لایا ہوں چمن زارِ مدینہ سے مَیں کلیاں

جس در سے ملی کعبؓ کو، حسّانؓ کو عظمت
دُنیا میں وہی ایک ہے بس مرکزِ عرفاں

ملتا ہے وہاں نورِ سُکوں دیدہ و دل کو
ہر شخص مدینے کی زیارت کا ہے خواہاں

قرآں کی شہادت ہے، مِری بات نہیں ہے
اس چشمۂ رحمت سے ملے درد کا درماں

جس دشت کے ذرّوں پہ قدم آپ (ﷺ) نے رکھے
ان ریت کے ذرّات پہ گوہرؔ بھی ہے قرباں

گوہرؔ ملسیانی (خانیوال)

....

یہ بات تو تحقیق سے ثابت ہے، مِری جاں!
اللہ قریبِ رگِ جاں، وہ رگِ ایماں

اب پیشِ نظر گنبدِ خضریٰ ہے ہمارے
اب دل کے بھٹکنے کا بھی باقی نہیں امکاں

یہ شہرِ پیمبر (ﷺ) ہے، یہاں جنّ و بشر کیا
قدسی لیے پھرتے ہیں یہاں دیدۂ حیراں

سب گنبدِ خضریٰ سے لگائے ہوئے لَو ہیں
جتنے بھی دیئے کون و مکاں میں ہیں فروزاں

حیرت ہے تو اس پر ہے، تعجب ہے تو یہ ہے
اِس دَور میں بھی لوگ ہیں آقا (ﷺ) سے گریزاں
کیا کیا نہ ہمیں بخش گئے قاسمِ نعمت
کیا کیا ہمیں سمجھا نہ گئے واعظِ فاراں
منظرؔ مَیں تو ادنیٰ سا ثنا خواں ہوں نبی (ﷺ) کا
بلقیسِ سُخن کا مجھے کہیے نہ سلیماں

منظرؔ عارفی (کراچی)

....

سرکار (ﷺ) کے روضے پہ مرا قلب ہے گریاں
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"
للہ شفاعت! مِرے سرکار (ﷺ)، شفاعت
خاطی پہ کرم کیجیے اے خواجۂ گیہاں
معراج کی شب راز کھُلا کون و مکاں پر
اللہ کے محبوب (ﷺ) ہیں سردارِ رسولاں
معراج کی تصدیق پہ بوبکرؓ ہیں صِدّیق
بُوجہل نہ مانا کہ وہ تھا اجہل و ناداں
اس بات کی دیتا ہے یہ قرآن گواہی
بعثت مِرے آقا (ﷺ) کی ہے اللہ کا احساں
شیرازہ ہُوا آپ (ﷺ) کی اُمّت کا ہے ابتر
مُسلِم کا زمانے میں بہت خون ہے ارزاں
اے رحمتِ کونین (ﷺ)! عنایت کی نظر ہو
فریاد ہے فریاد ہے، اے نازشِ انساں!
محشر میں ہمیں یاد رکھیں سرورِ عالم (ﷺ)
للہ مراحل ہوں سبھی زیست کے آساں!

اللہ عطا کرتا ہے، قاسم ہیں شہِ دیں (ﷺ)
گلہائے عنایت سے بھرے پھولؔ کا داماں

تنویر پھولؔ (نیویارک)

....

وہ صاحبِ لَولَاکَ لَمَا، سیّدِ دوراں (ﷺ)
پیغامبرِ ربِّ جہاں، حاملِ قرآں
ہر وادی و صحرا میں وہ فردوس کی خوشبو
ظلمت کدۂ دہر میں وہ نیّرِ تاباں
وہ معدنِ الطاف و کرم، سیّدِ عالم (ﷺ)
محبوبِ خدا، قافلہ سالارِ مسلماں
الفاظ و معانی کا وہ سرچشمۂ اوّل
وہ علم و بصیرت کا دبستانِ درخشاں
وہ چارہ گرِ دل زدگاں، مُونسِ ہستی
وہ ہمدمِ غُربا، وہ نگہدارِ یتیماں
وہ بحرِ شمائل ہیں، وہ دریائے محاسن
وہ گنجِ عنایات و کرم، سطوتِ ایماں
اِک اوج کا زینہ ہے تری سیرتِ کامل
اک نور کا مینار ترا قولِ دُر افشاں
اِنساں کو ملی دولتِ ایمان تجھی سے
تو شوکتِ ایمان ہے، تو رحمتِ یزداں
ہر مرحلہ تیرے لبِ اعجاز نے آقا (ﷺ)
اللہ کے بندوں کے لیے کر دیا آساں
اُس شہر کے ذرّات ہیں صد غیرتِ انجم
ہے کوچۂ سلطانِ اُمم (ﷺ)، خلد بداماں

ہر دور میں ہے اُسوۂ سرکار (ﷺ) اے نازش
بھٹکے ہوئے بندوں کے لیے مرکزِ ایماں

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

....

اے ختمِ رُسل، رحمتِ کُل، خسروِ خُوباں (ﷺ)
ذات آپ کی تخلیقِ دو عالم کا ہے عنواں

سرکار (ﷺ) کی الفت ہی مِرا دیں ہے، مِرا ایماں
عشقِ شہِ کونین (ﷺ) مِرا کُل سروساماں

صدقہ ترا گلشن کی طرب خیز بہاریں
روشن ترے جلووں سے رُخِ عالمِ امکاں

ہر زخم کا مرہم ہے تری ذاتِ گرامی
رحمت ہے تری رنج و غم و درد کا درماں

سیرت شہِ دارین (ﷺ) کی، اُسوہ شہِ دیں کا
ہر شامِ الم خیز کی ہے صبحِ بہاراں

صد شکر کہ میں ہوں درِ عالی کا سوالی
پھیلا ہے مِرا دستِ طلب صورتِ داماں

ہے ظلمتِ شب میرے جو افکار کی۔ دُنیا
ہے ذکرِ نبی (ﷺ) میرے لیے ماہِ درخشاں

اوصاف ترے مجھ سے رقم ہو نہیں سکتے
وصاف ترا خود ہے خدا، ختمِ رسولاں (ﷺ)!

ہے پیشِ نظر گنبدِ خضرائے محمد (ﷺ)
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

ہیں یوں تو رسولوں کے بڑے مرتبے لیکن
ہے جملہ رسولوں میں مقام اُنؐ کا نمایاں

جو بات لبِ پاک سے نکلے، وہ شریعت
قرآن کی تفسیر ہے سرکار (ﷺ) کا فرماں

محفوظ رہے آپ ہر اک دشمنِ دیں سے
ہے ربِّ جہاں اپنے پیمبر (ﷺ) کا نگہباں

اے ختمِ نُبوّت کے چمکتے ہوئے خورشید
چمکا ہے ترا نُور سرِ مطلعِ امکاں

الفت ہے تری باعثِ بخشش سرِ محشر
ہے نعمتِ کونین ترا سایۂ داماں

ہیں جملہ رسولانِ سلف صورتِ انجُم
ہے اُن میں تیری ذاتِ گرامی مَہِ تاباں

کہتے ہیں اِسے شاعرِ دربارِ رسالت
نازش ہے دل و جاں سے اِسی بات پہ نازاں

قاری غلام زبیر نازش

....

کیا تیری تمنّا ہے، بتا اے شبِ ہجراں!
ہے شہرِ محمد (ﷺ) ہی مِرے درد کا درماں

حسنینؓ کی پاپوش میرے سر کا عمامہ
حسنینؓ کے نانا (ﷺ) پہ مِری جان بھی قرباں

ہے نعت کی خوشبو ہی مِرے سانس کی زینت
گلشن میں بدل ڈالا مِرے دل کا بیاباں

بِن مانگے عطا کرتے ہیں وہ دل کی مرادیں
کر دیتے ہیں اک پل میں وہ مشکل مِری آساں

کہتے رہے جبریلؑ ترا دیکھ کے جلوہ
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

لِلّٰہ عطا کیجیے! اے شاہِ دو عالم (ﷺ)!
وہ نعت کہ جو آپ کی ہو شان کے شایاں
یہ نعت کا فیضان ہے ہم جیسوں پہ بسملؔ
صد شکر کہ ہاتھوں میں ہے سرکار (ﷺ) کا داماں

صُوفی بسملؔ شمسی (فیصل آباد)

....

صورت ہے محمد (ﷺ) کی کہ ہے معنیِ قرآں
جیسے ہو شبستاں میں رُخِ صبح درخشاں
یہ سطوتِ آقا (ﷺ) کا ہے اِعزاز نمایاں
آہٹ سے ہوئے آپ (ﷺ) کی کفّار بھی لرزاں
اب فرش سے تا عرش ہر اک شے ہے درخشاں
"آئینۂ انوار ہے" اور دیدۂ حیراں"
آئے ہیں چمن میں جو نبی (ﷺ) دوشِ صبا پر
ایمان کی خوشبو سے مہک اُٹھا گلستاں
گزرے ہیں عجب شان سے اسلام کے ہادی
جنگل میں جو حیوان تھے سب ہو گئے انساں
آنکھوں میں چمک اُٹھے ہیں توحید کے جلوے
اُترا ہے دلِ کُفر میں جب نورِ درخشاں
انساں کو ملا عظمتِ انساں کا تقدُّس
بطحا میں کھلا ہے جو رسالت کا دبستاں
امداد کو پہنچے ہیں وہیں رحمتِ عالم (ﷺ)
مجبور کو دیکھا جو کہیں بے سروساماں
وہ شخص ہوا نورِ مجسّم کا معارف
بخشا ہے محمد (ﷺ) نے جسے ذات کا عرفاں

خود ختمِ نبُوّت کی سَنَد دی ہے خدا نے
جب دین کی تکمیل کے مولا (ﷺ) ہوئے سلطاں
جب عرش پہ خالق سے ملاقات ہوئی ہے
قوسین سے انساں کو ملی عظمتِ انساں
جب کوئی تڑپتا ہے غمِ ہجرِ نبی (ﷺ) میں
ہوتا ہے درودوں سے ہر اک درد کا درماں
جو شخص بھی اوصافِ پیمبر (ﷺ) کا ہے شاعر
کتنا ہے بشیرؔ اُس پہ خداوند کا احساں

بشیر رحمانی (لاہور)

....

اللہ رے یہ جلوۂ سالارِ رسولاں (ﷺ)
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"
یہ چاند، یہ سورج ہے درخشندہ انھی سے
جلوے ہیں محمد (ﷺ) کے ضیاؤں سے فراواں
غارت گرِ انساں ہیں تباہی کی علامت
ایسے میں اماں دیجیے اے مصدرِ ایماں!
فرقوں کے دفاتر میں ہیں منصوبے غضب کے
ٹکڑوں میں ہے بکھرا ہوا آئینۂ حیراں
اب فرش پہ ہے درد و غمِ اُمّتِ عاصی
کل عرش پہ تھا محسنِ انساں کا خراماں
خائف ہے مرے سائے سے دھوپوں کی تمازت
جب سے ہے مرے ہاتھ میں سرکار (ﷺ) کا داماں
یہ ملہمِ قرآنِ مجسّم کی ہے عظمت
جبریلِ امیں گنبدِ خضرا کے ہیں درباں

ہر سمت سے یورش ہے یہاں قہر و غضب کی
اُمّت پہ کرم کیجیے اب سرورِ دوراں (ﷺ)!
اب رحمتِ کونین (ﷺ)! کرم کی ہے ضرورت
کانٹوں کے سروں پر ہے گُلِ نو کا گریباں
ایسے میں کرم کیجیے ملّاحِ دو عالم!
دُنیا کے سمندر میں ہے تذلیل کا طوفاں
ہر شعر کو حاصل ہیں تخیّل کی بہاریں
یہ نعت بشیرؔ آپ کی ہے خلد کا ساماں

بشیرؔ رحمانی

حُبِّ شہِ کونین (ﷺ) ہی کا نام ہے ایماں
اور سیرتِ سرکار (ﷺ) ہی دراصل ہے قرآں
جس نے بھی مقامِ شہِ دوراں (ﷺ) پہ کیا غور
حیراں ہے وہ حیراں ہے، وہ حیراں ہے، وہ حیراں
سرکار (ﷺ) کے دیدار سے مسحور ہیں اصحابؓ
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"
رکھیں گے سرِ حشر وہی لاج ہماری
قرآں نے ہے فرمایا جنھیں رحمتِ رحماں
کیونکر نہ ہو پروانہ صفت اُس کی ہر اک شے
کونین میں جو شمعِ رسالت ہے فروزاں
آقا (ﷺ) کی جو مدحت کا شرَف مجھ کو ملا ہے
بے شک وہی میرے لیے بخشش کا ہے ساماں
قسمت جو بُری ہے، مری کر دیجیے اچھی
ہے آپ کے قبضے میں مقدّر کا قلمداں

سرکار (ﷺ) بُلا لیجیے پھر طیبہ نگر میں
مجھ عاصی و بدکار کا پورا ہو یہ ارماں
اُن جیسا کوئی کس طرح ہو سکتا ہے عاجزؔ
جو سارے نبیّوں کے، رسولوں کے ہیں سلطاں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

لاریب سبھی سیّدِ والا (ﷺ) پہ ہیں قرباں
قُدسی ہوں کہ جنّات ہوں، انساں ہوں کہ حیواں
اُس رات بہر سمت کیا ربّ نے چراغاں
جس رات بنایا تھا شہِ دین (ﷺ) کو مہماں
حُرمت میں، فضیلت میں، عظمت میں کوئی بھی
کونین میں سرکار (ﷺ) کے جیسا نہیں ذیشاں
جائیں گے وہی لوگ گلستانِ جناں میں
دینِ شہِ کونین (ﷺ) پہ لائیں گے جو ایماں
ہر ایک ہے دستورِ حیات اُس میں یقیناً
سرکار (ﷺ) ہمارے لیے لائے ہیں جو قرآں
لاریب وہ پاتا ہے سدا قربِ الٰہی
کرتا ہے فدا دینِ نبی (ﷺ) پر جو دل و جاں
آقا (ﷺ) کی غلامی کے شرف سے جو نوازا
سب سے ہے بڑا ہم پہ یہ اللہ کا احساں
جس شخص نے روضے کو ہے دیکھا، وہی بولا
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"
عاجزؔ ہے جو دل الفتِ سرکار (ﷺ) سے خالی
اُس سے تو کہیں اچھے ہیں صحرا و بیاباں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

کونین کی ہر چیز تھی انوار بداماں
محبوب (ﷺ) کو خالق نے بنایا تھا جو مہماں
معراجِ پیمبر (ﷺ) کا وہی کرتا ہے انکار
اللہ کی قدرت پہ نہیں جس کا ہے ایماں
اُس شخص کی تُربت کو خدا کرتا ہے روشن
میلادِ پیمبر (ﷺ) پہ جو کرتا ہے چراغاں
قرآنِ مبارک نے کیا ہم پہ یہ واضح
سرکار (ﷺ) کا فرمان ہے اللہ کا فرماں
توصیفِ پیمبر (ﷺ) ہی جو کرتا رہے ہر دم
یا رب! مجھے ایسا ہی بنا ان کا ثنا خواں
اُمّت پہ کڑا وقت ہے اے حامیِ اُمّت!
اب اِس پہ کرم کیجیے بہرِ شہِ جیلاںؒ
اے شافعِ محشر (ﷺ)! ہو ادھر چشمِ شفاعت
میزانِ عمل پر ہوں کھڑا بے سروساماں
مجھ عاصی و بدکار کے دل میں ہے یہ حسرت
بن جاؤں مدینے میں حضور (ﷺ) آپ کا مہماں
بہرِ شہِ کونین (ﷺ) ہو پوری یہ دعا بھی
یا رب! نہ ہو عاجزؔ پہ کبھی غلبۂ شیطاں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

جس در سے پھرے آج یہ کج فہم مسلماں
ملتی ہے اُسی در سے فقط دولتِ ایماں

میموں میں محمد (ﷺ) کی ہیں اَسرارِ دو عالم
یہ نام ہی دیباچۂ ہستی کا ہے عنواں
پھر ملکِ خداداد تباہی کی ہے زد میں
اے کاش! کہ آئینِ رسالت ہو نگہباں
نازاں ہُوں کہ اُس نعلِ مقدّس سے ہے نسبت
جس نعل کی نسبت سے ہیں ذرّات درخشاں
دربارِ پیمبر (ﷺ) میں فصاحت ہے کھڑی گُنگ
"اِک عالمِ اَنوار ہے اور دیدۂ حیراں"
جس گُل نے بکھیری یہاں توحید کی خوشبو
مہکا ہے اُسی گُل سے رسالت کا گلستاں
ارمان ہے دل میں کہ ہو اُس در کی زیارت
جس در پہ جھکے سر تو نکلتے ہیں سب ارماں
لکھ لیجیے نام اِس کا ثنا خوانوں میں آقا (ﷺ)!
ثاقبؔ پہ جہاں اتنے ہیں، اک اور ہو احساں

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

....

آقا (ﷺ) کی ہے سیرت کا بیاں اس طرح آساں
کردارِ پیمبر (ﷺ) تھا کہ اک بولتا قرآں
سرکار (ﷺ) نے فرمائے ہیں اُمّت پہ جو احساں
کرتے ہیں انھیں یاد تو ہم ہوتے ہیں نازاں
پہنچے جو سرِ عرشِ خدا سرورِ ذیشاں (ﷺ)
تھا میزباں اللہ تو آقا (ﷺ) ہوئے مہماں
طیبہ میں نظر آتا ہے جو چشمۂ فیضاں
اُس کے کہیں پاسنگ بھی ہے چشمۂ حیواں؟

محمودؔ کسی اور سفر سے تو ہے نالاں
ہر سال پہنچتا ہے مدینے یہ تن آساں

شاہد بھی ہیں، رحمت بھی جہانوں کے لیے ہیں
سرکار (ﷺ) ہیں یُوں جُملہ عوالم کے نگہباں

آقا (ﷺ) کی وِلا دل میں، درود اپنے لبوں پر
ہے میرے سب اَسفارِ مدینہ کا یہ ساماں

دُنیا ہمیں بے ننگ و نشاں اس لیے سمجھی
ملبوسِ عقیدت جو پھٹا، ہو گئے عُریاں

کیوں میری مددگار نہ ہوں گی مری نعتیں
جب دفترِ اعمال کھُلے گا سرِ میزاں

جو دل میں نہیں رکھتا پیمبر (ﷺ) سے محبت
اُس شخص کا دل، سمجھو کہ ہے خانۂ ویراں

محسوس ہُوا اس کو کہ ہے چترِ کرم میں
پہنچا جونہی طیبہ میں یہ آلودۂ عصیاں

جو دیدِ نبی (ﷺ) کے لیے دل میں ہیں پنپتے
نکلیں گے سرِ روزِ جزا سارے وہ ارماں

محرابِ تہجّد ہو کہ ہو دَکّۃُ الاَغوات
کر سجدے وہاں، کرنے کو پیشانی درخشاں

دُنیا کے اندھیروں کی رسائی کہاں دل تک
ہوتا ہو جہاں یادِ پیمبر (ﷺ) سے چراغاں

آخر کو وہی حامدِ رب ہو کے رہے گا
جو ناعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے سخنداں

آقا (ﷺ) کی عنایت نے رہِ راست پہ رکھا
کرتا تو نظر آیا ہمیں اپنی سی شیطاں

محمودؔ ہے یہ کام مجھے باعثِ عزّت
مدّاحیِ سرکار (ﷺ) ہے اشعار کا عنواں

راجا رشید محمودؔ

.....

آئینۂ دیدار ہے اور دیدۂ حیراں
حُسنِ رُخِ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں

لَوٹے گی نظر کیسے بھلا عرشِ نبی (ﷺ) سے
اک منظرِ اَسرار ہے اور دیدۂ حیراں

کیا راز کھُلے، جانے سرِ طُورِ مدینہ
اک برقِ ضیا بار ہے اور دیدۂ حیراں

ہیں جوش میں اَمواجِ جمالِ شہِ لولاک (ﷺ)
اک قُلزُمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں

پندار میں معراجِ نبی (ﷺ) کے ہیں مناظر
اللہ کا دربار ہے اور دیدۂ حیراں

ہیں عطر فشاں پھول عطاؔ آلِ نبی (ﷺ) کے
وحدت کا چمن زار ہے اور دیدۂ حیراں

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

.....

تابانیٔ دربار ہے اور دیدۂ حیراں
"اِک عالمِ اَنوار ہے اور دیدۂ حیراں"

طیبہ کی مواخات، محبّت کا حوالہ
اک جذبۂ ایثار ہے اور دیدۂ حیراں

ماں باپ سے بڑھ کر ہے محبّت تو نبی (ﷺ) سے
الفت کا یہ اقرار ہے اور دیدۂ حیراں

بے کس کا جو والی ہے، غریبوں کا ہے ماوا
ہر دور کا غمخوار ہے اور دیدۂ حیراں

اس دھوپ کے صحرا میں ہے وہ نخلِ محبّت
اُمّت کا وہ دلدار ہے اور دیدۂ حیراں

شعروں میں لطافت ہے، خیالوں میں نزاکت
اک مدحتِ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں

الفت کے نگینے ہیں، مری نعت میں گوہرؔ
پُرسوز سی گفتار ہے اور دیدۂ حیراں

گوہرؔ ملسیانی (خانیوال)

....

"اِک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"
وہ سامنے مینار ہے اور دیدۂ حیراں

محسوس یہ ہوتا ہے، وہاں میں بھی کھڑا ہوں
روضے کی وہ دیوار ہے اور دیدۂ حیراں

سرکار (ﷺ) کے دربار میں مالک کی طرف سے
ہر چیز کی بھرمار ہے اور دیدۂ حیراں

وہ ایک پیالے میں جو سترؓ نے پیا تھا
وہ دودھ کی مقدار ہے اور دیدۂ حیراں

سرکار (ﷺ) کے ارشاد پہ سب کچھ تھا لُٹایا
اَنصارؓ کا ایثار ہے اور دیدۂ حیراں

مکڑی کا وہ جالا ہے، کبوتر کے وہ انڈے
اور ثور کا وہ غار ہے اور دیدۂ حیراں

غزووں میں کئی لوگ تہی دست لڑے تھے
گھوڑے ہیں، نہ تلوار ہے اور دیدۂ حیراں

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

....

اک شہرِ ضیا بار ہے اور دیدۂ حیراں
وہ قبّہ، وہ مینار ہے اور دیدۂ حیراں

دروازۂ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں
"اِک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

مَقصُورہ کی دیوار ہے اور دیدۂ حیراں
آئینۂ اَسرار ہے اور دیدۂ حیراں

جو خود ہے، وہی اُس نے پیمبر (ﷺ) کو کہا ہے
اللہ کا یہ پیار ہے اور دیدۂ حیراں

وہ خُلق، بیاں جس کا ہُوا سُورہ "قلم" میں
سرکار (ﷺ) کا کردار ہے اور دیدۂ حیراں

رحمت ہیں، رؤف اور رحیم اپنے نبی (ﷺ) ہیں
اَلطاف کی بوچھار ہے اور دیدۂ حیراں

"مَا یَنطِقُ" کہتا ہے، یہ فرمانِ خدا ہے
سرکار (ﷺ) کی گفتار ہے اور دیدۂ حیراں

جبریلؑ نے جاتے ہوئے دیکھا ہے نبی (ﷺ) کو
اک تیزیٔ رفتار ہے اور دیدۂ حیراں

مبنی فقط آقا (ﷺ) کے چاروں خُلفا پر
کابینۂ سرکار (ﷺ) ہے اور دیدۂ حیراں

یہ لُطفِ پیمبر (ﷺ) ہے کہ اک سال میں دو بار
حرمین کا دیدار ہے اور دیدۂ حیراں

آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھتی ہیں جبلِ اُحد کو
اک جنّتی کُہسار ہے اور دیدۂ حیراں

جو دیکھنے پہنچی ہے سُوئے قبّۂ سرور (ﷺ)
وہ چشمِ گہر بار ہے اور دیدۂ حیراں

جب کوئی کڑا وقت پڑا، دیکھا کہ اُن (ﷺ) کا
اِکرام مددگار ہے اور دیدۂ حیراں

جس گھر میں درودِ آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھا جائے
روشن وہی گھر بار ہے اور دیدۂ حیراں

اعداء سبھی "تثریب" سے فاتح نے بچائے
یہ عفو کا معیار ہے اور دیدۂ حیراں

مَیں جالیوں کی سمت نظر کیسے اُٹھاؤں
اک مرحلہ دُشوار ہے اور دیدۂ حیراں

نعتوں کے مضامین تو قرآں میں رقم ہیں
پیمانۂ اشعار ہے اور دیدۂ حیراں

سرکار (ﷺ) کے ارشاد سے جو بھائی ہیں، اُن کا
آپس ہی میں پیکار ہے اور دیدۂ حیراں

پیغمبرِ رحمت (ﷺ) کا بیاں، قتلِ مسلماں
یہ جُبّہ، یہ دستار ہے اور دیدۂ حیراں

محمودؔ کہے مدحتِ سرکار (ﷺ) میں کیا کچھ
اَفکار کی یلغار ہے اور دیدۂ حیراں

راجا رشید محمودؔ

تو عظمتِ سرکار (ﷺ) کے بارے میں جو سوچے
بن جائے ترا شیشۂ دل شیشۂ حیراں

جب گنبدِ خضرا پہ نظر پہلی پڑی تھی
تھا میرے لیے ایک عجب لمحۂ حیراں

جو میرے دَواوین کے ہر شعر سے جھلکا
تھا نعت سرائی کا وہ اک لہجۂ حیراں

پایا کہ تھے مہمان نبی (ﷺ) قصرِ دنیٰ میں
ہے جذبۂ اُلفت بھی مرا جذبۂ حیراں

آقا (ﷺ) کی ثنا کوئی جو قرآن میں پڑھ لے
بندہ نظر آئے گا وہ بندۂ حیراں

جو دل میں عقیدت کی چمک لے کے نہ آیا
واپس ہُوا طیبہ سے، لیے چہرۂ حیراں

جبریل نے دیکھا کہ چلے سدرہ سے آقا (ﷺ)
"اک عالمِ انوار تھا اور دیدۂ حیراں"

محمودؔ کی ہے نعت نگاری کا یہ عالم
محبوبِ خدا (ﷺ) ۔ اُن کی ثنا ۔ خامۂ حیراں

راجا رشید محمودؔ

سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا ہے یہ رُتبۂ ذیشاں
اک مالک و مختارِ جہاں بندۂ رحماں

توہینِ پیمبر (ﷺ) کا جو ہے فتنۂ دوراں
دل اُس سے مسلمانوں کے ہیں شُعلۂ رقصاں

آقا (ﷺ) نے غلامی کو کیا ختم جہاں سے
ممنون پیمبر (ﷺ) کا ہُوا طبقۂ نسواں

کیا پُوچھتے ہو ان کی احادیث کا عالم
ہر لفظ سے آقا (ﷺ) کے، اُٹھا پردۂ عرفاں

کرتا ہے جہاں جس سے ہمہ وقت تمتّع
جاری کیا سرکار (ﷺ) نے وہ چشمۂ فیضاں

تابانیِ تقدیر کے ہمراہ عزیزو!
ہر زائرِ طیبہ ہے لیے چہرۂ رخشاں

سرکار (ﷺ)! عطا ہم کو ہوں عزّت کے ملابس
اوڑھے ہوئے عصیاں کا ہیں ہم جامۂ عریاں

جس گھر سے نہیں اُٹھتی صدا "صَلِّ عَلٰی" کی
گھر ایسا جو ہو سمجھو کہ ہے خانۂ ویراں

سُن لے گا ہر اک ناعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ)
میزاں پہ رسا ہوتے ہی آوازۂ رضواں

سرکار (ﷺ) بشر ہم سے ہیں، ہم اُن سے بشر ہیں
یہ سوچ تو ہے باعثِ صد خطرۂ ایماں

سرکار (ﷺ) کے دربار سے تا عرشِ الٰہی
"اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں"

محمودؔ کرم کم تو نہیں مجھ پہ نبی (ﷺ) کا
ہے نعت سے معمور ہر اک صفحۂ دیواں

(صنعتِ ذُوقافیتین میں)

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

سیّد ہجویرؒ نعت کونسل کا ایک سو چوتھا
نویں سال کا نواں
ماہانہ حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ
۴ ستمبر ۲۰۱۰ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال ناصر باغ لاہور

....

صاحبِ صدارت: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)
مہمانِ خصوصی: ہمایوں پرویز شاہدؔ
قاریٔ قرآں: صاحبِ صدارت
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

....

مصرعِ طرح:
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
شاعر:
اُمیدؔ فاضلی
(وفات: ۲۸ ستمبر ۲۰۰۵)

ستمبر ۲۰۱۰ کا (مشاعرہ نمبر ۱۰۴)

''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں''

اُمّید فاضلی۔صفحہ ۷۵

حمدِ ربُّ العالمین

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔۷۶ — تنویر پھول (نیویارک)۔۷۷

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)۔۷۸ — عقیلؔ اختر (لاہور)۔۷۹

راجا رشید محمود۔۸۰

نعت رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

''تن، چمن، سخن'' قوافی۔ ''میں'' ردیف

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور)۔۸۱ — غلام زبیر نازش۔۸۳

تنویر پھول۔۸۴ — محمد ابراہیم عاجزؔ قادری۔۸۴

ثاقب علوی (کامونکی)۔۸۵ — عقیلؔ اختر۔۸۶

راجا رشید محمود۔۸۷

گرہ بند نعتیں

تنویر پھول۔۸۸ — محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)۔۸۹

راجا رشید محمود۔۹۰

پنجابی نعت

عدلؔ منہاس لاہوری۔۹۱

''جان، شادمان، عنفوان'' قوافی۔ ''تن میں'' ردیف

راجا رشید محمود۔۹۲

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اک سانس بھی ہے باقی جب تک مرے بدن میں
لَو دے گی یاد اُن ﷺ کی ہر اشک، ہر سُخن میں

اُس دل کی روشنی پر سورج کو پیار آیا
جو دل سُلگ رہا ہے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی لگن میں

حُبِّ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! تیری کیا کیا عنایتیں ہیں
ہے ذکر آنسوؤں کا تاروں کی انجمن میں

داتا کا نام لے کر مَیں نعت لکھ رہا ہوں
جنّت مہک رہی ہے لفظوں کے پیرہن میں

جس دل کی دھڑکنوں میں وہ نام گُونجتا ہے
سَو دیپ جل اُٹھے ہیں اُس دل کی انجمن میں

اُس سے ہی لو لگاؤ، اُس کے ہی گیت گاؤ
''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں''

اُمّید اہلِ دل نے ہر دور کے اُفُق پر
شمسُ الضحیٰ کے جلوے دیکھے کرن کرن میں

اُمّید فاضلی

حمدِ ربُّ العالمین

انوارِ کبریا ہیں تاروں کی انجمن میں
جلوہ نما وہی ہے خورشید کے بدن میں

مُشکل کُشا وہی ہے، حاجت روا وہی ہے
دیتا وہی ہے تسکیں رنج و غم و محَن میں

انوارِ کبریا کی تابانیاں تو دیکھو
مہتاب کی ضیا میں، خورشید کی کرن میں

ہر گُل میں رنگ و نکہت اُس کے ہی فیض سے ہے
وہ ذات جلوہ گر ہے آرائشِ چمن میں

دُنیا کے مال و زر میں دل کا سُکوں کہاں ہے
ذکرِ خدا کے باعث تسکیں ہے روح و تن میں

خالق کی رحمتوں نے مجھ کو دیا سہارا
دل مضطرب ہُوا جو میرا کسی کٹھن میں

لفظوں کے پیرہن بھی اُس سے مہک رہے ہیں
تزئین ہے اُسی سے گلزارِ فکر و فن میں

اِکرام سے اُسی کے گلشن میں زینتیں ہیں
اُس کی ہی رحمتیں ہیں ہر وادی و دمن میں

اُس کے ہی نام سے ہے دلکش کلام میرا
ذکرِ خدا کے باعث تاثیر ہے سُخن میں

یہ ہیں اُسی قدیر و قادر کے سب کرشمے
"ہے خوں رواں بدن میں، موجود جان تن میں"

اللہ کی یہ نازش رحمت بھی ہے، عطا بھی
جو حسن و دلکشی ہے لفظوں کے پیرہن میں

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

.....

تسبیح کی صدا ہے ہر دشت میں، چمن میں
قدرت کے ہیں مظاہر گلشن میں اور بَن میں

اُس کو پکارا دل سے، وہ سُن رہا ہے بے شک
شہ رگ سے وہ قریں ہے، بستا ہے اپنے من میں

نعم الوکیل ہے وہ، نعم النصیر ہے وہ
اُس نے دیا سہارا ہر رنج اور محَن میں

سجدہ کرو اُسی کو، اُس کی کرو عبادت
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

دیتے ہیں وہ گواہی قدرت کی تیری پیہم
تارے ہیں جب چمکتے مولا! ترے گگن میں

تو نے شعور بخشا اور بولنا سکھایا
تو نے زبان دی ہے انسان کے دہن میں

تیری عطا ہے بے شک یہ زیست کی حرارت
قدرت کا تیری جلوہ سورج کی ہر کرن میں

پیارے وطن میں آیا طوفان ہے الم کا
فضل و کرم الٰہی! تو بھیج اس وطن میں

تنویر پھولؔ تجھ سے کرتا یہ التجا ہے
عرفاں کا نور بھر دے یا رب! مرے سُخن میں

تنویر پھول (نیویارک)

.....

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
ہر دم رہیں مگن ہم یا رب! تری لگن میں

خالق نے حسن بخشا ہر چیز کو جہاں میں
تاروں کو آسماں پر، پھولوں کو ہر چمن میں

کوئی بیاں کرے کیا، رزّاقِ ہر جہاں نے
تاثیر جو رکھی ہے زم زم میں اور لبن میں

قدرت بھی ہے یہ رب کی، حکمت بھی ہے یہ اُس کی
اُس نے خوراک رکھی بچّے کی ماں کے تھن میں

بلبل ہو، فاختہ ہو، کویل ہو یا ہو طوطی
مشغول یہ سبھی ہیں تذکارِ ذُوالمِنَن میں

پانی کا قطرہ قطرہ گلشن کا پتّہ پتّہ
ہر وقت ہے وہ رہتا اللہ کی لگن میں

محبوبیت کی مسند پہ ہو گئے وہ فائز
رہتے ہیں محو ہر دم جو عشقِ ذُوالمِنَن میں

ملتا ہے ذکرِ رب سے قلبی سُکوں ہمیں جو
ممکن نہیں، ملے وہ دولت میں اور دَھن میں

خلّاقِ ہر جہاں نے دُنیا و آخرت کی
مُشکل کُشائی رکھی سرکار (ﷺ) کی سُنَن میں

میرا ہے یہ عقیدہ، میرا یہی ہے ایماں
اللہ جانتا ہے، جو کچھ ہے میرے مَن میں

توحیدِ کبریا کے ڈنکے بجائیں گے ہم
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

تبلیغِ دیں میں یا رب! مصروف ہم کو رکھنا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

یا رب! دعا ہے تجھ سے عاجزؔ کی عاجزانہ
اس کو بلانا پھر سے شہرِ شہِ زمن (ﷺ) میں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

توفیق ہے خدا کی، قدرت کہاں یہ فن میں
چھنکیں ثنا کے سِکّے جو کیسۂ سُخَن میں

صورت گرِ جہاں وہ، سارے ہیں رنگ اُس کے
خشکی میں، پانیوں میں، صحرا میں اور چمن میں

ہر سمت وہ عیاں ہے، ہر شے میں وہ نہاں ہے
محسوس کر اُسے تُو چلتی ہوئی پَوَن میں

سانسوں کا آنا جانا آیت ہے اک خدا کی
پابندِ حکمِ رب ہے رفتارِ خوں بدن میں

ہے "اَلْکَرِیْم" لب پر، ہے "اَلْحَلِیْم" لب پر
مصری سی گُھل رہی ہے ہر پل مرے دہن میں

ذکرِ خدا ہو پیہم، شکرِ خدا ہو پیہم
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

عقیلؔ اختر (لاہور)

....

مارے ہیں ہاتھ پاؤں جس نے بھی فکر و فن میں
کی ہے ثنائے مالک شعروں کے پیرہن میں

تعریف جو خدا کی ہے مومنوں کے لب پر
ہے غیر مسلموں کے ہر گیت، ہر بھجن میں

خوشبو بکھیر دی ہے توحید کے بیاں نے
لالہ میں، موتیا میں، نسرین و نسترن میں

اللہ چاہتا ہے فکر و عمل میں سنگت
تیری زباں پہ وہ ہو، جو کچھ ہے تیرے من میں

پاتا نہیں سکینت جب کعبے حاضری کی
وہ دن گزارتا ہوں مہجوری کے اَگَن میں

سب ہاتھ کی لکیریں گائیں گی نعتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اُترے گی حمد میرے ماتھے کی ہر شکن میں

بارے میں المہیمن، قدّوس و کبریا کے
پہلا سوال ہو گا، جب ہو گے تم کفن میں

جو کچھ ہے، سب کِیا ہے تخلیق تیرے رب نے
ہو وہ خلاؤں میں یا دھرتی پہ یا گگن میں

میزابِ زر پہ ہوتی دیکھی نثار جب بھی
پائی ہے اک عقیدت سورج کی ہر کرن میں

اپنے قریب رب نے کس کو بُلا لیا ہے
سرگوشیاں تھیں جاری تاروں کی انجمن میں

وردِ درودِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں منہمک ہے احقر
اللہ ہے معاون میرا مری لگن میں

پاتے تھے مُلک میں جو زورِ بیاں میں خوشیاں
بیتِ خدا میں وہ سب پاؤ گے گُونگے پن میں

وہ رب کی نعمتوں پر تھوڑی توجّہ دے لے
چاہے خوشی جو بندہ دارِ غم و محن میں

مصروفِ حمد ساری مخلوق ہے خدا کی
کوئی اُپج نہیں ہے محمودؔ تیرے فن میں

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

نعت رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رہے گا تحلیل جان و تن میں
مَر کَر بھی میں رہوں گا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی لگن میں

میں تو پسِ فنا بھی ہوں در پہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
وہ اور کوئی ہو گا لپٹا ہُوا کفن میں

کیا ڈر اُسے خزاں کا، کیا خوف بجلیوں کا
جس کا ہو آشیانہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ترے چمن میں

اُترے گی بات میری ہر دل کے آئینے میں
تاثیرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے شامل مرے سُخن میں

دُنیا ہو یا کہ عقبیٰ، فضلِ خدا سے ہم پر
لُطفِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رہے گا ہر دَور، ہر زمن میں

تابانیٔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھی لعلِ سخن میں جس کے
انمول ہو گیا وہ بازارِ علم و فن میں

شمعِ صفات ہر پل ہر جا ہیں میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ظاہر کی انجمن میں، باطن کی انجمن میں

مجھ کو نوازتا ہے رب پیار کی نظر سے
جب سے عطاؔ لگن ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی میرے مَن میں

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور)

....

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
مصروف میں رہوں گا ذکرِ شہِ زمن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں

کھولی زباں جو میں نے نعتِ شہِ زمن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
اک جاں نواز خوشبو آئی مرے دہن میں

رحمت نبی (ﷺ) کی شامل ہر وقت ہے سُخن میں
اک ہے چراغ روشن میرے بھی فکر و فن میں

شہرِ شہِ اُمم (ﷺ) کی کیا عظمتیں رقم ہوں
اپنی مثال خود ہے یہ اپنے بانکپن میں

فیضانِ خاص یہ بھی طیبہ کے چاند کا ہے
نورِ یقین چمکا میرے گمان و ظن میں

مثلِ قمر درخشاں اپنی حیات ہو گی
جو حسنِ سادگی ہو اپنے بھی پیرہن میں

دُنیا کے فلسفوں میں چارہ گری نہیں ہے
سیرت ہی کام آئی ہر دورِ پُرفتن میں

اصحابؓ کی وفا سے دل اپنا کر کے روشن
رطبُ اللّساں ہُوں مَیں بھی تذکارِ پنجتنؓ میں

اَنفاس میں بھی خوشبو حکمِ نبی (ﷺ) کی پھیلے
اسلام کا ہو چرچا پیہم مِرے وطن میں

یہ مدحتِ نبی (ﷺ) کا اک فیضِ جاوداں ہے
اک روشنی ہے میرے کاشانۂ سخن میں

طیبہ کے چاند ہی سے روشن مہِ فلک ہے
مہرِ عرب کی ضو ہے خورشید کی کرن میں

اس پر کبھی نہ ہو گا عہدِ خزاں مُسلّط
تا حشر ہیں بہاریں اسلام کے چمن میں

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) کی خوشبو سے قلب مہکیں
لطفِ خدا کی بارش برسے مِرے وطن میں

صورت سے اپنی پُھوٹیں ایمان کی ضیائیں
سیرت کا ہو اُجالا جو اپنے روح و تن میں

توفیقِ کبریا سے کہتا ہوں نعت ورنہ
یہ تاب کب ہے میرے محدود فکر و فن میں

آنکھوں کا نور بھی ہیں، دل کا سرور بھی ہیں
گلہائے نعت میرے سرمایۂ سخن میں

اب دل میں ایک ہی تو اعزاز کی ہوَس ہے
مدفن بنے مِرا بھی سرکار (ﷺ) کے وطن میں

قاری غُلام زُبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

ہوتا ہے ذکر اُن (ﷺ) کا جس بزم و انجمن میں
آتے ہیں واں ملائک رحمت کے پیرہن میں

یہ فیض ہے گلابِ گلزارِ ہاشمی کا
ہیں دائمی بہاریں طیبہ کے اس چمن میں

سرکار (ﷺ) کا پسینہ ہے مُشک سے بھی بڑھ کر
ایسی کہاں ہے خوشبو بیلا میں، نسترن میں

صَلِّ عَلیٰ کا نغمہ لب پر رکھو ہمیشہ
"جب تک ہے خُوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

خامہ جو نعت لکھّے شاعر ہو آبدیدہ
ہوتا ہے یوں اضافہ اشعار کی پھبن میں

وعدہ کیا جو شہ (ﷺ) نے، وہ حشر تک نبھایا
طیبہ میں آئے واپس، روضہ نہیں وطن میں

سنتا ہے رب دُعائیں صدقے میں شاہِ دیں (ﷺ) کے
"صَلِّ عَلیٰ" پڑھو تم ہر رنج اور محَن میں

خُلقِ عظیم اُن (ﷺ) کا، رحمت کے پھول بکھرے
اَخلاق کے ہیں غنچے سرکار (ﷺ) کے دَہن میں

تنویر پھولؔ! تو نے اعزاز ہے یہ پایا
اُن (ﷺ) کی ثنا کی خوشبو ہے بس گئی سخن میں

تنویر پھولؔ

....

"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
گزرے یہ زندگانی ذکرِ شہِ زمن (ﷺ) میں
جھڑتے ہیں پھول منہ سے، جب گفتگو ہیں کرتے
رب نے رکھی یہ ندرت سرکار (ﷺ) کے دہَن میں
سن کر کلام اِن کا، پتھر سا دل بھی پگھلے
سوز و گداز ایسا آقا (ﷺ) کے ہے لحن میں
جس نے بھی اِن کو دیکھا، وہ ہو گیا ہے شیدا
کیا حُسن ہے نبی (ﷺ) کے رخسار اور ذقن میں
کامل وہی ہیں مومن، جو بھی گزارتے ہیں
اپنی حیات عشقِ محبوبِ ذُوالمنن (ﷺ) میں
گر عاشقِ نبی (ﷺ) کے چبھ جائے خارِ طیبہ
محسوس اُس کو ہوتی ہیں راحتیں دُکھن میں
آقا (ﷺ) عطا ہیں کرتے الفاظ اور مضامیں
ہے فیض یوں بھی شامل اُن کا مرے سُخَن میں
اُن کے حضور عاجزؔ خاموش اِس لیے ہُوں
وہ جانتے ہیں سب کچھ، جو کچھ ہے میرے مَن میں

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

جب سے مگن ہوا ہوں مدحِ نبی (ﷺ) کے فن میں
رحمت برس رہی ہے مرے زیست کے چمن میں

ہر پل رہے زباں پر ذکرِ نبی (ﷺ) خدایا!
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
یُوسفؑ سے حسن والے ہوں مستفیض جس سے
کیا رنگ بھر دیے ہیں قدرت نے اُس پھبن میں
دیکھو عرب کی قسمت! پائی وہ شمعِ تاباں
فارس سے کوئی لپکے، تڑپے کوئی یمن میں
آئے اجَل تو سر ہو چوکھٹ پہ مصطفیٰ (ﷺ) کی
یہی آرزو ہے لب پر، ارماں یہی ہے من میں
جاری ہے فیض اب بھی سلطانِ انبیاء (ﷺ) کا
ہر قریۂ ہر بُلَد میں، ہر دہْر ہر زمن میں
سینے میں دل فقط ہے یادِ نبی (ﷺ) کا مسکن
ذکرِ نبی (ﷺ) کی خاطر رکھی زباں دہن میں
نامُوسِ مصطفیٰ (ﷺ) پر جب حرف آ رہا ہو
کیسے نہ پل میں ثاقبؔ لگے آگ تن بدن میں

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

....

دُرِّ یتیم جیسا موتی کہاں عدن میں
دستِ کمالِ فن میں بلکہ خیال و ظن میں
آقا (ﷺ) کا حسنِ عالی زیبِ بیاں ہُوا تو
تشبیہ و استعارہ داخل ہُوا سخن میں
وہ روشنی کا منبع، وہ آگہی سراپا
ان کا ہے نور تاباں تا حشر ہر کرن میں
کرتے رہے دعائیں، اُن کا ملے زمانہ
پیغمبرانِ سابق دیدار کی لگن میں

دشمن بھی مدح خواں ہیں، رطبُ اللّساں ہیں اپنے
کردار کی بلندی ہے اس قدر چلن میں
ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) پر آئے نہ حرف کوئی
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
عشقِ نبی (ﷺ) کی مولاؐ جو چل پڑیں ہوائیں
ممکن ہو سانس لینا اس دور کی گھٹن میں
دینِ مبیں سے بہتر دستور کب ہے کوئی
عشقِ نبی (ﷺ) کی رکھیں، آؤ، بِنا وطن میں
جو بھی عقیلؔ خود کو سیرت میں ان کی ڈھالے
وہ کامران ہو گا اس دورِ پُرفتن میں

عقیلؔ اختر

....

بھرتا ہے یہ قلانچیں مدحِ نبی (ﷺ) کے بَن میں
جوش ایسا بھر گیا ہے تخیل کے ہرن میں
شیرینی گھول دے گا ذکرِ نبی (ﷺ) دہن میں
ہوتی ہے جاذبیّت ساری اِسی سُخن میں
درکار ہے نبی جی (ﷺ)! ہم کو سکوں وطن میں
یہ مملکت پھنسی ہے دہشت میں اور فتن میں
جنگِ اُحد تھی یا تھا غزوہ حُنین والا
سرکار (ﷺ) کی شہامت دیکھی تھی سب نے رَن میں
تسکین پا رہا ہوں، ہوں خرّمی شناسا
معیتِ مصطفیٰ (ﷺ) میں، تحمیدِ ذوالمنن میں
شہرِ رسولِ رب (ﷺ) سے جو ہو کے آ رہی ہے
محسوس ہو رہی ہیں خوشبوئیں اُس پَوَن میں

تازہ ہوائے طیبہ دیتی ہے ساتھ میرا
قسمت ہی میں نہیں ہے رہنا مِرا گھٹن میں
وَالنَّجْم اور اِسْرا میں بھی وہ کھُل نہ پائیں
جو رازداریاں تھیں اک رات کے ملن میں
سب کے لیے حصولِ تعلیم تو ہے لازم
تفریق کچھ نہیں کی آقا (ﷺ) نے مرد و زن میں
آقا (ﷺ) کے دشمنوں سے اُمّیدِ خیر کیسی
رکھتا ہے زہرِ قاتل ہر سانپ اپنے پھن میں
لب پر نبی (ﷺ) کی نعتیں، دل جلبِ منفعت پر
ماہِ دو ہفتہ جیسے آیا ہُوا گہن میں
خامے پہ اور لب پہ ذکرِ حضور (ﷺ) ہو گا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
پایا گیا ہے ہوتا محمودؔ ذکرِ سرور (ﷺ)
بستی میں، بحر و دریا میں، دشت میں، چمن میں

راجا رشید محمودؔ

....

دل میں ہے یہ تمنّا لب پر ہوں اُن (ﷺ) کی نعتیں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"
سرکار (ﷺ) کی ثنا میں یہ عمر ہم بِتا دیں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"
حُبِّ نبی (ﷺ) میں گوہر اشکوں کے ہم لُٹائیں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"
دُنیا کو ہم بتائیں اپنے نبی (ﷺ) کی باتیں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"

لب پر ہو ذکر ہم دم اللہ اور نبی (ﷺ) کا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"
"صَلِّ علیٰ محمدؐ" پیہم رہے زباں پر
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"
اے پھولؔ! ذکر اُن (ﷺ) کا کرتے رہو ہمیشہ
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جاں تن میں"

تنویر پھولؔ

....

بے شک یہ بات ہم نے اب ٹھان لی ہے من میں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
ہم آخری نبی (ﷺ) کی تب تک گواہی دیں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
ہم ان (ﷺ) کی سُنّتوں پر تب تک عمل کریں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
اُن کی حدیثیں تب تک ہم مانتے رہیں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
ہم بخششوں کی ان (ﷺ) سے تب تک دعا کریں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
حسّانؓ کے مُقلِّد تب تک بنے رہیں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
اُن (ﷺ) پر درود تب تک ہم بھیجتے رہیں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
اُن (ﷺ) پر سلام تب تک ہم بھیجتے رہیں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) پر تب تک نثار ہوں گے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

....

الفت حبیبِ رب (ﷺ) کی رکھنا تم اپنے من میں
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
بحرِ ثنائے آقا (ﷺ) میں کھیتے رہنا ناؤ
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
"صَلِّ عَلَی النَّبِی (ﷺ)" سے غافل کبھی نہ ہونا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
درسِ فلاح لیتے رہنا نبی (ﷺ) کے در سے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
دینِ رسولِ رب (ﷺ) پر چلنا خُلوصِ دل سے
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
امداد بیکسوں کی کرنا بحکمِ سرور (ﷺ)
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
اَحکامِ مصطفیٰ (ﷺ) کی تعمیل کرتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
سرکار (ﷺ) کی حدیثوں کو حرزِ جاں بنانا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
رہنا مطیعِ سرور (ﷺ)، فرمانِ حق کے تابع
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
سرکار (ﷺ) کے کہے پر بھائی سمجھنا سب کو
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

معراج کے وقائع پہ غور کرتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
ختمِ نبوّت اپنے ایماں کی جاں سمجھنا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
رہنا ہمیشہ آقا (ﷺ) کے دشمنوں کا دشمن
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
آمادہ رہنا جاں کو آقا (ﷺ) پہ وارنے پر
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
محمودؔ کی گزارش ہے، نعت پڑھتے رہنا
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"

راجا رشید محمودؔ

(پنجابی)

جد تک رقصاں لہو بدن وچ جد تک جاں وچ تن دے
زمزمہ پیرا عشق سلامت مولا رہے وچ من دے
اُودوں دا مشتاق میں آقا (ﷺ) پارسی فارسی مانند
اُویسیؓ عشق بلالیؓ جد دی بانگ ملی وچ کن دے
تہاڈا نور ظہور نہ ہندا، دور نہ ہندا نہیرا
تہاڈے دم قدم دا صدقہ ذرے چمکے بن دے
ایہ پُھل نے ترا تبسم آقا (ﷺ)، مہکاں تری پہچان
سب دے سب نے جنت ورگے موسم تیرے چمن دے
شب دیجور اے زلفاں ورگی فجراں مکھ منور
تاریاں دے وچ تیریاں لوواں نور تیرا وچ چن دے

جبلِ طور تے چرخ چہارم کہکشاں قوس قزاحی
عرشاں تیک رسائی تیری جانے راز زمن دے
توں اُوہ آئنہ، آئنہ گر اے جس وچ آپ نمایاں
توں اوہ نقش کہ آپ مصوّر صدقے اپنے فن دے
جہاد دا جذبہ ماند پیا تیں گھٹیا شوق شہادت
غزوۂ بدر توں اج تک آقا (ﷺ) کھلتا ئیں وچ رن دے
ایس نکارے اُمتی کولوں حال کدے تے پچھو، کیوں
اتھرو میریاں اکھیاں وچوں رہن ہمیشہ چھن دے
سد خلیلؑ تے ہتھ اُٹھا کے کہیا "لبیک" سی میں
ہُن تے عدلؔ نوں سیر کرا دیئو اپنے شہر وطن دے

عدلؔ منہاس لاہوری

ہے الفتِ پیمبر (ﷺ) کا اک جہان تن میں
غم کا گزر ہو کیسے اِس شادمان تن میں
کیفیّت ایسی آئی ہے ناگہان تن میں
اُترا درودِ سرور (ﷺ) کا عُنفوان تن میں
جاتا رہوں گا شہرِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کو
"جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں"
حرمین کی زیارت کرنے کی بات سن کر
تاب و تواں در آئے گی ناتوان تن میں
آقا (ﷺ) کا سبز گنبد آنکھوں میں یوں بسا ہے
آیا ہے عرشِ رب کا گویا نشان تن میں
شہرِ نبی (ﷺ) کی باتیں زائر سے جب سنی ہیں
سرشاری نے کیا ہے گھر ناگہان تن میں

ہر حرف جس کا مدحِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ضابطہ ہے
اشکوں میں بھی وہی ہے، جو ہے زبان تن میں
ہر گوشہ اس کا حُبِّ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے ہے منور
احساس نے جو ٹھونسی ہے داستان تن میں
شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اُٹھیں محمودؔ جس کے پاؤں
محسوس کیوں کرے وہ بندہ تکان تن میں

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

کونسل کا ایک سو پانچواں (نویں سال کا دسواں)
ماہانہ طرحی حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ
۲۔اکتوبر ۲۰۱۰ (نمازِ مغرب کے بعد)
چوپال ناصر باغ' لاہور میں آخری
(نومبر سے یہ مشاعرہ الحمرا' ادبی بیٹھک' شارعِ قائدِ اعظمؒ میں منتقل ہوگیا)

....

صاحبِ صدارت: واجدؔ امیر
مہمانِ خصوصی: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری
مہمانِ اعزاز: سید شمعون آفتاب نقوی
قاریٔ قرآن: محمد فیض المصطفیٰ نوری (بصیر پور)
ناظمِ تقریب: راجا رشید محمودؔ
(چیئرمین سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل)

....

مصرعِ طرح:
"ایسا حسین، حسن بھی جس کو حسیں کہے"
شاعر:
ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقویؔ شہید
(شہادت: ۲۸۔اکتوبر ۱۹۹۵)

اکتوبر ٢٠١٠ کا (١٠٥واں) مشاعرہ

"ایسا حسین، حسن بھی جس کو حسیں کہے"

آفتاب احمد نقوی صفحہ ٩٥

حمدِ ربِّ جلیل

تنویر پھول (نیویارک)۔٩٦ — محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔٩٧

راجا رشید محمود۔٩٨

نعتِ رسولِ جمیل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

واجد امیر (لاہور)۔١٠٠ — قاری صادق جمیل (لاہور)۔١٠٠

محبوب الٰہی عطا (ہری پور)۔١٠١ — منظر عارفی (کراچی)۔١٠١

تنویر پھول۔١٠٢ — محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)۔١٠٣

بشیر رحمانی (لاہور)۔١٠٤ — ثاقب علوی (کامونکی)۔١٠٥

محمد ریاض شاہد روحانی (شاہدرہ)۔١٠٥ — راجا رشید محمود۔١٠٦

قافیے کے اعتبار سے غیر مردّف نعتیں

تنویر پھول۔١٠٧ — راجا رشید محمود۔١٠٨

روی کے لحاظ سے غیر مردّف نعتیں

محمد ابراہیم عاجز قادری۔١٠٩ — راجا رشید محمود۔١١٠

گرہ بند نعتیں

تنویر پھول۔١١٠ — محمد اقبال ناز (فیصل آباد)۔١١١

"بھی، آدمی، دلکشی" قوافی۔ "جس کو حسیں کہے" ردیف

راجا رشید محمود۔١١٢

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کا قصیدہ خالقِ عرشِ بریں کہے
ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے

ہے ماورائے عقل و خرد اُن کا مرتبہ
ذات ان کی بے مثال ہے، رُوح الامیںؑ کہے

قرآں کے حرْف حرْف میں اُن ہی کی نعت ہے
یزداں اسے کلام میں مِہرِ مُبیں کہے

پڑھتے ہیں آسماں پہ فرشتے بھی جب درود
ان پر سلام کیسے نہ پھر یہ زمیں کہے

فرمان حق کا ہے، تجھے سجدہ روا نہیں
ہر چند بار بار خمیدہ جبیں کہے

نقوؔی کو ایسا شیوۂ گفتار ہو عطا
جس وقت بھی وہ نعت کہے، دلنشیں کہے

ڈاکٹر سیّد آفتاب احمد نقوؔی شہید

حمدِ ربِّ جلیل جلّ جلالہٗ

بارِ الٰہ! تیری توجّہ ہمیں ملے
بے کس ہیں، بے نوا ہیں، بڑے ظلم ہیں سہے
پامال کج کُلاہوں نے ہم کو ہے کر دیا
قطرے لہو کے ٹپکے ہیں قلبِ فگار سے
باغِ ارم کو چھوڑ کے بے حد ہیں مُضطرِب
ہم مبتلائے کرب ہیں، ہم کو سکون دے
غفّار تیرا نام ہے، رحمت کی ہو نظر
بارِ خطا سے سر ہیں ہمارے جُھکے ہوئے
حمد و ثنا و شُکر سے عاجز ہے یہ زباں
تیری عنایتوں کا کوئی ذکر کیا کرے
گلزار میں کِھلائے ہیں گُلہائے رنگا رنگ
آکاش پر سجا دیے تاروں کے قمقمے
شیطاں نے اپنے جال میں ہم کو پھنسا لیا
تیری پناہ چاہیے، ہیں تجھ سے کہہ رہے
تو نے نبی (ﷺ) کو اپنے، بنایا ہے بے مثال
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
رکھ لے ہماری لاج، چُھپا لے عُیُوب سب
اُمّت میں ہم ہیں شافعِ یومِ نُشُور (ﷺ) کے
تجھ کو پکارتا ہے ترا پھولؔ بے نوا
تیرے سوا وہ کون ہے جو التجا سنے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

دستِ حضور (ﷺ) سے مئے توحید جو پیے
دُنیا و آخرت کا اُسے ہوش کب رہے
دو جنّتیں وہ پائے گا رب کی جناب سے
اُس کے حضور جو بھی کھڑا ہونے سے ڈرے
رب کی طرف قدم جو اُٹھائے خُلُوص سے
اُس کے لیے کُشادہ ہیں سارے ہی راستے
معراج میں جو فاصلے برسوں پہ تھے محیط
وہ قدرتِ الٰہی سے لمحوں میں طے ہوئے
ہو نظمِ کائنات کہ ہو بزمِ کائنات
اذنِ خدائے قادرِ مُطلَق سے ہی چلے
فرشِ زمیں سے تا بہ فلک اور ورائے عرش
ہیں رحمتِ خدا کے ہی ہر سمت سلسلے
کوئل کی کُوک ہو کہ وہ بلبل کی ہو چہک
ہیں ربِّ کائنات ہی کے اُن میں تذکرے
دیتا خدا ہی اِن کو بنانے کا ہے شعور
شہکار اِس لیے ہیں پرندوں کے گھونسلے
ذکرِ خدا میں رہتی ہے ہر شے جو منہمک
انسان پر بھی فرض ہے، ذکرِ خدا کرے
یا رب! معاف کر مِری ساری خطاؤں کو
دیتا ہوں واسطے میں رؤف و رحیم (ﷺ) کے
اللہ نے حضور (ﷺ) کو تخلیق ہے کِیا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
بہرِ نبیِّ پاک ﷺ یہ عاجزؔ پہ کر کرم
اُٹھّے قدم جو اُس کا، اُٹھے دین کے لیے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

بندہ جو رب کو قلب کے اندر مکیں کہے
امداد گار اُس کو کہے اور مُعیں کہے
الھادیؔ الحفیظ کہے کبریا کو وہ
قرآں کو جو خلاصۂ دینِ مُبیں کہے
الکافی ہو پکار تری تو مَلَک اسے
انگشتریٔ حُبّ خدا کا نگیں کہے
ربؔ العزیز و الودود و الرّءوف ہے
سجدے میں جا کے بندۂ رب کی جبیں کہے
اسماءِ رب ہوں جس کی زباں پر، اُسے کوئی
کیونکر الم گزیدہ کہے یا حزیں کہے
جو جانتا ہے، مسکنِ رب یہ یا وہ نہیں
مکّہ کی سرزمیں کو وہ عرشِ بریں کہے
اس کو وسیلہ دیں جو دعا میں حبیب (ﷺ) کا
اک حرفِ استجاب تو مالک وہیں کہے
بیتِ خدا ہے مجھ پہ، میں تجھ سے رفیع ہوں
کر کے خطاب چرخِ بریں کو زمیں کہے
سن کر ثنائے خالقِ عالم میں میرے شعر
منکر بھی میری سوچ کو حسنِ یقیں کہے
مومن ہے، بندہ رب کا ہے، بینا وہی ہے جو
سمجھے جمیلؔ رب کو اور حُسن آفریں کہے
حافظ کہو کلامِ مُہیمن کا تم اسے
جو مصطفیٰ (ﷺ) کو شاہدِ کُل عالمیں کہے
خودِ کبریا نے اپنے نبی (ﷺ) کو بنا دیا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
محمودؔ درک رکھتا ہے معراج کا وہی
جو رُویتِ غفور کو عینُ الیقیں کہے

راجا رشید محمود

....

نعتِ رسولِ جمیل (ﷺ)

شہرِ نبی (ﷺ) کو عرش بھی جب ہم نشیں کہے
دِل ایسے آسمان کو کیونکر زمیں کہے
خودِ نقشِ اوّلیں کہے، اور آخریں کہے
ہم کیا کہیں خدا جو شہِ مرسلیں (ﷺ) کہے
اللہ تیرا ہاتھ کہے میرا ہاتھ ہے
قرآن تیری صُلح کو فتحِ مبیں کہے
سورج کو کوئی آ کے دکھائے ذرا چراغ
یوسفؑ کو تیرے روبرو آ کے حسیں کہے
گُدّی سے پھر زبان نہ کیوں اُس کی کھینچ لیں
بارے ترے غلط جو کوئی نکتہ چیں کہے
آدمؑ سے لے کے آخری انساں کے خَلق تک
دیکھا کسی نے آپ سا کوئی، کہیں، کہے
لہجہ، خرام، حلم، تبسّم، صلوٰۃ، صوم
تیری ہر اک ادا کو خدا عینِ دیں کہے
کہنے کو نعت ہو تو گئی ہے مگر حضور (ﷺ)
ہو شعر کہنا چاہییں تھے وہ نہیں کہے
اُن (ﷺ) سے سُنی سنائی کو منسوب مت کرو
وہ لفظ مت کہو، جو انھوں نے نہیں کہے
وہم و گماں کی بات نہیں کر رہا ہوں میں
وہ سب سے بہترین ہیں، میرا یقیں کہے

واجدؔ نبی (ﷺ) کا شہر بڑا پُرسکون ہے
خوش بخت کیوں نہ خود کو یہاں کا مکیں کہے

واجدؔ امیر (لاہور)

....

یٰسٓ و طٰہٰ، رحمت و نورِ مبیں کہے
اللہ تم کو پیار سے کیا کیا نہیں کہے
جُز آپ کے جہان میں کوئی نہیں حضور (ﷺ)
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
آگے ہے اس سے کیا، مجھے کچھ بھی خبر نہیں
سدرہ پہ جا کے آپ (ﷺ) سے روح الامیں کہے
شہ رگ سے مَیں قریب ہوں، خود کو کہے خدا
اور مومنوں کی جاں سے نبی (ﷺ) کو قریں کہے
اے ارضِ پاکِ شہرِ مدینہ! تجھے سلام
قرآن مصطفیٰ (ﷺ) کی تجھے سرزمیں کہے
فرشِ زمیں پہ نعت جب تعمیر میں کروں
عرشِ بریں پہ جو بھی سُنے، آفریں کہے
صادق جمیلؔ آپ (ﷺ) کا کردار دیکھنا
دشمن بھی اُن کو پیار سے صادق امیں کہے

قاری صادق جمیلؔ (لاہور)

....

اپنا حبیب جس کو جہاں آفریں کہے
اس کو نہ کیوں خدا کی خدائی حسیں کہے
پہلے سے ہی جناب (ﷺ) کو ہوتا ہے اُس کا علم
جو بات بھی حضور (ﷺ) سے روح الامیں کہے

الفاظ کون سے ہیں، جو قرآں میں بارہا
شانِ شہِ ہُدیٰ (ﷺ) میں خدا نے نہیں کہے
ہر اہلِ دل ہے جلوہ گہِ سیّدُ الوریٰ (ﷺ)
ہر اہلِ دل نہ کیوں انھیں پھر دلنشیں کہے
حُسنِ ملیح مصطفیٰ (ﷺ) ایسا ہے بے مثال
یُوسُف بھی دیکھ کے جسے، صد آفریں کہے
ہو جس کے دل میں جلوہ نمائی حضور (ﷺ) کی
کیونکر نہ اپنے دل کو وہ عرشِ بریں کہے
مرضی یہی تھی حق کی سرِ عرش اے عطاؔ
سامع خدا ہو، بات رسولِ امیں (ﷺ) کہے

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

....

تحقیق کس کو آپ (ﷺ) سا صادقِ امیں کہے
تصدیق کس کو آپ (ﷺ) سے بڑھ کر حسیں کہے
اکثر میں سوچتا ہوں کہ مجھ سا گناہ گار
کس منہ سے آپ کو دل و جاں کا مکیں کہے
اب سوچنا ہمیں ہے کہ ہم اُن کو کیا کہیں
قرآن تو حضور (ﷺ) کو نورِ مُبیں کہے
اُس در پہ حاضری کا میسّر ہو گر شرف
وہ کیجیے، جو آپ (ﷺ) کا دینِ مبیں کہے
آقا (ﷺ)! مرے بھی کاسۂ مدحت پہ اک نظر
وہ نعت دیجیے کہ فلک آفریں کہے
منظرؔ یہ احتیاط ہی اچھی ہے نعت میں
اپنی طرف سے آدمی کچھ بھی نہیں کہے

منظرؔ عارفی (کراچی)

....

قرآن خود کو رحمتِ کُل مومنیں کہے
قرآن اُن (ﷺ) کو رحمتِ کُل عالمیں کہے

"والشمس" سے عیاں ہے رُخِ مصطفیٰ (ﷺ) کا نور
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

اِس بات پر عدو بھی ہے مجبور سربسر
اپنی امانت آپ (ﷺ) کو دے اور امیں کہے

حکمِ خدا تھا، وہ کرے سدرہ پہ انتظار
جبریل اُن (ﷺ) کو زائرِ عرشِ بریں کہے

میری تجلی ماند ہے اس رُخ کے سامنے
بدرُ الدجیٰ (ﷺ) کو دیکھ کے ماہِ مبیں کہے

مالک ہے کائنات کا خلّاقِ کائنات
دل میرا اُن (ﷺ) کو سرورِ دُنیا و دیں کہے

زائرا! تو مجھ کو چھوڑ دے قدموں میں شاہ (ﷺ) کے
روضے کو اُن (ﷺ) کے دیکھ کے قلبِ حزیں کہے

چمکوں گی روزِ حشر، یہ مجھ کو یقین ہے
طیبہ کی خاک مَل کے یہ میری جبیں کہے

کہتا ہے پھولؔ اُن کی اجازت نہ ہو اگر
کیسے ثنا حضور (ﷺ) کی یہ کمتریں کہے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

....

وہ نازنیں کہ ناز جنھیں نازنیں کہے
"ایسے حسین، حُسن بھی جن کو حسیں کہے"

وہ مہ جبیں کہ زیرِ نگیں ان کے مہر و مہ
وہ نور، جس کو نور بھی نورِ مبیں کہے

ایسے عظیم، عظمتیں جن کو کریں سلام
فطرت بھی ان کو صادقُ الوَعدُ الامیں کہے

وہ، جن کا اُسوہ عفو و کرم، رحم، موہبت
رحمان جن کو رحمتِ کُل عالمیں کہے

وہ، ترجمانِ ربِّ علا جن کا نُطق وحی
اللہ ان کو خاتمِ کُل مُرسلیں کہے

سب دوریاں ہوں دور، مٹیں کُلفتیں حضور (ﷺ)!
اب تو بُلا ہی لیجے، یہ قلبِ حزیں کہے

ایسے خلیق، خُلق کا جن کے ہے رب گواہ
"ایسے حسین، حُسن بھی جن کو حسیں کہے"

نازش ہے جن کا خالقِ عالم بذاتِ خُود
نعت ان کی نوریؔ کیسے کوئی نکتہ بیں کہے

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

....

اللہ جس کی ذات کو مِہرِ مُبیں کہے
اُس کو زمانہ جلوۂ صبحِ یقیں کہے

جس کو خدا بھی راہبرِ مُرسلیں کہے
دل کیوں نہ اُس کو ہادیٔ دینِ متیں کہے

ایسا ہے اور کون جہانِ وجود میں
جس کو حبیب، مالکِ عرشِ بریں کہے

واقف نہیں ہے کوئی مقامِ رسول (ﷺ) سے
کیسے کوئی مکاں کا نبی (ﷺ) کو مکیں کہے

عرفاں اگر نصیب ہو حسنِ رسول (ﷺ) کا
نقشِ جبیں کو آپ کے مہرِ مبیں کہے

قوسین کے جمال کا عرفان ہو جسے
اللہ کا نبی (ﷺ) کو وہی ہم نشیں کہے
جلوے اُتر رہے ہیں نظر میں رسول (ﷺ) کے
اب دل کسی حسین کو کیسے حسیں کہے
ہمدم ہے کوئی میرا نہ ہمدرد ہے کوئی
کوئی رسولِ خیر (ﷺ) سے حالِ حزیں کہے
اے کاش پاکباز رہے حُسنِ آرزو
جب کوئی بات عشقِ نبی (ﷺ) کی کہیں کہے
مشفق بھی ہیں، شفیق بھی، رحمت بھی ہیں حضور (ﷺ)
اُن کو شفیع کیوں نہ دلِ مذنبیں کہے
فیضِ نظر حضور (ﷺ) کا پائے اگر بشیرؔ
اُس کو فلک جمال، وفا کی زمیں کہے

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

....

میرے نبی (ﷺ) کو ماہ بھی خودِ مہ جبیں کہے
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
یہ روضۂ رسول (ﷺ) ہے، لینا ادب سے سانس
یہ وہ زمیں ہے جس کو ارم خودِ زمیں کہے
معراج پر ہے آپ (ﷺ) کی ایماں تو برملا
مومن نبی (ﷺ) کو عرشِ علیٰ کا مکیں کہے
خالق نے کر دیا جو انھیں قاسمِ نِعَم (ﷺ)
سائل کو اُن (ﷺ) کی ذات بھلا کیوں "نہیں" کہے
جس جس جگہ سے گزرے ہیں محبوبِ لم یزل (ﷺ)
اُس اُس جگہ کو عشق تو خلدِ بریں کہے

نعلینِ مصطفیٰ (ﷺ) سے جو ہوتے رہے ہیں مَس
ذرّوں کو ایسے، خاک بھی رشکِ نگیں کہے
عرقِ نبی (ﷺ) سے خوشبوئے عنبر ملی جسے
کیسے نہ اُس پسینے کو وہ عنبریں کہے
بادل وہاں پہ چھٹتے ہیں حُزن و ملال کے
در پر چلو نبی (ﷺ) کے، ہر اک دلِ حزیں کہے
ثاقبؔ نہیں جو اُن کی نبوّت کا معتقد
دستورِ مصطفیٰ (ﷺ) کو وہ بھی بہتریں کہے

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

....

فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) کو خدا جزوِ دیں کہے
جو وہ کہیں، وہی تو کتابِ مبیں کہے
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
اُس کی ثنا نگاہ کہے یا جبیں کہے
میرے مکیں کی سیر سے رفعت ملی تجھے
اِترا کے آسمان سے فرشِ زمیں کہے
کیا خوب اقتدار تھا شاہوں کے شاہ کا
بے ساختہ عدو بھی جسے "آفریں" کہے
وابستہ ہیں مکیں سے مکاں کی فضیلتیں
شہرِ رسول (ﷺ) کو خدا بلدِ امیں کہے
ہم چل کے بزمِ نعت میں دل کی سنائیں گے
کچھ تو سکون چاہیے، قلبِ حزیں کہے
شاہدؔ وہی نظام یہاں آج کیوں نہ ہو
اپنا ہر ایک شخص جسے بہتریں کہے

محمد ریاض شاہدؔ روحانی (شاہدرہ)

....

جس کی نظر کو دُنیا جہاں دُوربیں کہے
وہ بندہ مصطفیٰ (ﷺ) کو شہِ مُرسلیں کہے

زائر جو پہنچے شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
ہر ذرّے کو وہاں کے، بہشتِ بریں کہے

اُس کی ہوں قبر و حشر کی آسان منزلیں
انسان "یا نبی (ﷺ)"! جو دمِ واپسیں کہے

سیکھا جنھوں نے دین نبی (ﷺ) کے صحابہؓ سے
اسلام کی زبان انھیں تابعیں کہے

کافر بھی ہو تو سیرتِ احسن کو دیکھ کر
صادِق نبی (ﷺ) کو سمجھے، نبیؐ کو امیں کہے

تیری زباں کو قدسیانِ عرش داد دیں
دستارِ قُبّہ کو جو تُو حُسنِ زمیں کہے

کُفّار سے کیا جو نبی (ﷺ) نے معاہدہ
وہ عہد ہے کہ رب جسے فتحِ مُبیں کہے

اونچا جو مجھ سے ہوتا ہے، چُومو درِ نبی (ﷺ)
اہلِ وِلا کے کان میں چرخِ بریں کہے

دُنیا میں کوئی بھی نہیں سرکار (ﷺ) کے سوا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

قُربِ نبی (ﷺ) و رب کرے محمودؔ کیا بیاں
قرآن دو کماں سے بھی جن کو قریں کہے

راجا رشید محمودؔ

....

طیبہ میں جب وہ (ﷺ) آئے، عنادل کے چہچہے!
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

اتنا نہیں ہے کوئی بھی قوم کا محب
اُن اشکوں کی قسم جو ہمارے لیے بہے

دُختر بڑی شہید ہیں، حمزہؓ بھی ہیں شہید
صدمات کتنے دل پہ ہیں سرکار (ﷺ) نے سہے

تصدیق سے معراج کی، بُوبکرؓ ہیں صدّیق
بوجہل نے لگائے تھے شیطانی قہقہے

اس کے سخن سے آئے گی فردوس کی مہک
اُن (ﷺ) کی ثنا میں پھولؔ جو رطبُ اللّساں رہے

تنویر پھولؔ

....

اُمّید لُطفِ سرورِ کونین (ﷺ) میں رہے
جو شخص راہِ دینِ خدا میں ستم سہے

دریائے اُنس و حُبِّ پیمبر (ﷺ) میں جو بہے
وہ شخص بحرِ مغفرت میں سیدھا جا رہے

وہ سرنوشتِ نامۂ اعمال ہو گئے
آنکھوں سے اشکِ ہجرِ مدینہ میں جو بہے

جس کو نویدِ دفنِ مدینہ سُنائی دے
حلقوم سے اُسی کے، برآمد ہوں قہقہے

ذکرِ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ)، دوستو!
گاہے لبوں پہ ہو تو ہو قرطاس پر گہے

سُنتے ہیں سارے اہلِ تولّا شبانہ روز
نغموں میں عندلیبِ مدینہ کے چہچہے

دُنیا میں مصطفیٰ (ﷺ) کے سوا کوئی کب ہُوا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

محمودؔ راہِ راست یہی ہے کہ بعدِ حمد
بندہ کہے تو نعتِ رسولِ خدا (ﷺ) کہے

راجا رشید محمودؔ

....

یادِ نبی (ﷺ) میں زیست جو اپنی بسر کرے
وہ اُن کے ساتھ جنّتِ فردوس میں رہے
عُشّاق خوب پاتے ہیں اُس درد کے مزے
خارِ مدینہ اُن کے جونہی پاؤں میں چُبھے
جس پر بھی مہرباں ہوئے محبوبِ کبریا (ﷺ)
اُس کے تمام مسئلے پل بھر میں حل ہوئے
گھائل جو ہو کے زخموں سے آیا نبی (ﷺ) کے پاس
زخم اُس کے اُن کی سوزنِ رحمت نے سی دیے
اُن کی نگاہِ لطف اُٹھی عاصیوں پہ جب
اُن کے گناہ نیکیوں میں تب بدل گئے
آیا ہے قلب لے کے جو عصیاں سے داغدار
در پر نبی (ﷺ) کے اُس کے سبھی داغ ہیں دُھلے
سرکار (ﷺ) کے سوا نہیں کوئی حسیں جو ہو
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
لائے کوئی مثال رسولِ حسین (ﷺ) کی
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
قربِ خدائے پاک وہ پائے گا کس طرح
اُس کے حبیب ﷺ سے نہ جو بندہ وفا کرے

دوزخ کی آگ ہی میں جلے گا وہ بالیقیں
ذکرِ نبیِّ کون و مکاں (ﷺ) سُن کے جو جلے
دُنیا کے بادشاہوں سے ہم کیوں غرض رکھیں
سرکار (ﷺ) کے جو ٹکڑوں پہ ہم ہیں سدا پلے
گزری حیات میری جو عصیاں میں سربسر
کیا لے کے جاؤں مُنہ میں پیمبر (ﷺ) کے سامنے
اُن کو پکار، وہ تری فرمائیں گے مدد
عاجزؔ تُو جب بھی رنج و غم و درد میں گھرے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

اندوہ و ابتلا و غم و رنج سب ٹلے
ایسے جلے عقیدتِ سرکار (ﷺ) کے دیے
جب پاک ذات لے کے گئی خود حضور (ﷺ) کو
پہنچے حبیبِ ربِّ جہاں (ﷺ) عرش سے پرے
قُبّہ نبی (ﷺ) کا آنکھ کی پُتلی پہ نقش ہے
مَیں دیکھتا ہوں خوابِ خُوش شب کو ہرے ہرے
بتلا رہی ہیں آیتیں "وَالنَّجم" کی ہمیں
ہیں رفعتیں قدُومِ شہِ انبیاء (ﷺ) تلے
توفیق دے خدائے جہاں جب کبھی اسے
بندہ دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) کو چلے
ذکرِ نبی (ﷺ) کا مرتبہ رب نے بڑھا دیا
ممکن نہیں کہ شانِ پیمبر (ﷺ) کبھی گھٹے

طاعت حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کی تھی لازمی
اِس سے ہٹے تو قعرِ مذلّت میں گر پڑے
عرفانِ بندگی کی نہایت یہی تو ہے
بندہ ہے وہ جو حکمِ نبی (ﷺ) پر عمل کرے
محمودؔ اپنی اپنی پڑی ہے ہر ایک کو
یوں، ہو گئے ہیں اُمّتِ سرکار (ﷺ) میں دھڑے

راجا رشید محمودؔ

(گرہ بند)

کنعاں کا چاند اُن (ﷺ) کے لیے بالیقیں کہے
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
دادا نے اُن (ﷺ) کو دیکھ کے فوراً ہی کہہ دیا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
ہیں وہ سراجِ نور، یہ قرآں ہے کہہ رہا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
شق ہو گیا اشارے سے اور مَہ نے یہ کہا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
دل کے نگیں میں پھولؔ مرے مصطفیٰ (ﷺ) کا نور
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

تنویر پھولؔ

ہر نعت گو نبی (ﷺ) کو نہ کیوں بہتریں کہے
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

دُنیا میں ان (ﷺ) کے بعد تو دیکھا نہیں گیا
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
خالق نے ان کو کر دیا تخلیق دوستو!
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"
وہ پیکرِ جمال و نفاست حضور (ﷺ) ہیں
"ایسے حسین، حُسن بھی جن کو حسیں کہے"
اقبال نازؔ کہتا ہے اپنے حضور (ﷺ) کو
"ایسا حسین، حُسن بھی جس کو حسیں کہے"

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

طیبہ ہے، حُسنِ معنوی جس کو حسیں کہے
یہ شہر ہے کہ سب کا جی جس کو حسیں کہے
دل کی زباں میں تم جونہی "صلِّ علیٰ" پڑھو
لمحہ وہی ہے، زندگی جس کو حسیں کہے
پوچھو صحابہؓ سے، وہ کیا حسنِ نبی (ﷺ) نہیں
آنکھوں کا کیا ہے، قلب بھی جس کو حسیں کہے
ظاہر سیاہ فام تھا، باطن تھا نور زا
وہ تھا بلالؓ، دلکشی جس کو حسیں کہے
ذکرِ حبیبِ خالق و مالک (ﷺ) کی رفعتیں
یہ ہے خیال، آگہی جس کو حسیں کہے
ہے حسن وہ کہ جس کی ثنا خود خدا کرے
وہ حسن کیا ہے، آدمی جس کو حسیں کہے

قرآں نے جن کی جان کو قسم کھائی ہیں وہی
"ایسے حسین، حُسن بھی جن کو حسیں کہے"
محمودؔ پڑھ درود پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ اور پھر
وہ بات کر کہ راستی جس کو حسیں کہے

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم

(بلحاظِ حروفِ تہجی، باعتبارِ تخلّص)

لطیف اثرؔ۔۵
اخترؔ انصاری اکبرآبادی۔۵۰
اُمیدؔ فاضلی۔۷۵
محمد افضال انجمؔ (لاہور)۔۱۱، ۲۱
بسملؔ شمسی (فیصل آباد)۔۶۰
بشیرؔ رحمانی (لاہور)۔۲۰، ۴۰، ۶۱، ۶۲، ۱۰۴
تنویر پھولؔ (نیویارک)۔۶، ۲۸، ۲۹، ۳۶، ۳۹،
۴۷، ۵۱، ۵۷، ۷۷، ۸۴، ۸۸، ۹۶، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۱۰
ثاقبؔ علوی (کامونکی)۔۱۹، ۴۲، ۶۵، ۸۵،
۱۰۵
قاری صادق جمیلؔ (لاہور)۔۱۰۰
پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)۔۱۷
خاطرؔ غزنوی۔۳۲
پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)۔۲۴
پروفیسر شاہد حسین شاہدؔ (فیصل آباد)۔۲۵
محمد ریاض شاہدؔ روحانی (شاہدرہ)۔۱۰۵
محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)۔۹، ۱۰، ۲۱،
۲۲، ۳۴، ۳۵، ۴۳، ۴۴، ۵۴، ۶۳، ۴۰، ۷۸
۸۴، ۹۷، ۱۰۹
عدلؔ منہاس لاہوری (لاہور)۔۹۱
محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)۔۱۳، ۳۸،
۶۷، ۸۱، ۱۰۱
عقیلؔ اختر (لاہور)۔۷۹، ۸۶
گوہرؔ ملسیانی (خانیوال)۔۵۵، ۶۸
راجا رشید محمودؔ۔۱۲، ۲۷، ۲۹، ۳۶، ۴۵، ۴۶، ۵۴،
۶۷، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۹۸، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۲
منظرؔ عارفی (کراچی)۔۱۴، ۳۷، ۵۶، ۱۰۱
محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)۔۲۳، ۴۷، ۶۸، ۸۹،
۱۱۱
قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)۔۱۷، ۱۸،
۳۳، ۴۱، ۵۳، ۵۸، ۵۹، ۷۶، ۸۰، ۸۳، ۸۷، ۹۰،
۹۲، ۹۸، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۲
آفتاب احمد نقویؔ۔۹۵
صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)۔۱۶،
۱۰۳
واجد امیر (لاہور)۔۱۰۰

سیدِ ہجویر رحمۃ اللہ علیہ نعت کونسل

کے ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعروں کے مصرع ہائے طرح

جنوری ۲۰۰۲ مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے (سیماب اکبر آبادی)
فروری اُمّت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو (عبدالکریم ثمر)
مارچ عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا (احسان دانش)
اپریل نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں (محسن کاکوروی)
مئی حد سے گزری تو بری آشفتگی کام آ گئی (حافظ مظہر الدین)
جون نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں (ارمان اکبر آبادی)
جولائی مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات (اختر الحامدی)
اگست جلوۂ محبوبِ ربّ ذوالجلال آیا نظر (ضیاء القادری)
ستمبر ہاں دونی نظرِ رحمت سلطانِ مدینہ ﷺ (جگر مراد آبادی)
اکتوبر درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو (امیر مینائی)
نومبر ہُوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار (ظفر علی خاں)
جنوری ۲۰۰۳ ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں (محمد افضل فقیر)
فروری میں اور بارگاہِ رسالت پناہ ﷺ کی (زاہدہ خاتون شروانیہ)
مارچ یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے (سید عبدالعزیز شرقی)
اپریل زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا (کرامت علی شہیدی)
مئی ہنسے غنچے، کھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی (نظم طباطبائی)
جون نہ دیکھا روضہ والا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا (آزاد بیکانیری)
جولائی آفتابِ قدم کی پہلی کرن (محمد اعظم چشتی)
اگست کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد (مفتی غلام سرور لاہوری)
ستمبر جمالِ مصطفی ﷺ میرا عقیدہ (رئیس امروہوی)
اکتوبر دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ (حسن رضا بریلوی)
نومبر عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ (بیدم وارثی)
دسمبر مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا (دُلّو رام کوثری)

جنوری ۲۰۰۴ ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے (طفیل ہوشیار پوری)
فروری اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں (فدا کھیم کرنی)
مارچ اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیّدنا (ستار وارثی)
اپریل نعتِ محبوبِ داور ﷺ سند ہو گئی (منور بدایونی)
مئی ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو (عزیز حاصلپوری)
جون حسن بہ حسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ ہُو بہُو (دردؔ کاکوروی)
جولائی متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد (ساغر صدیقی)
اگست نہیں ہے طور بلند ان کے آستاں کی طرح (شہاب دہلوی)
ستمبر سارے نبیوں سے اونچا مقام آپکا سب پہ لازم ہوا احترام آپکا (بیکس فتحگڑھی)
اکتوبر ان کو شبِ الست کا بدر الدجیٰ کہوں (راجہ محمد عبداللہ نیاز)
نومبر شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا رُوئے حقیقت کا (محمد دین تاثیر)
دسمبر یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغ جنت ہے (حفیظ جالندھری)
جنوری ۲۰۰۵ قرارِ زندگانی لطفِ پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے (شوکت ہاشمی)
فروری ہے وقفِ عام مائدہ خوانِ مصطفی ﷺ (صاحبزادہ فیض الحسن)
مارچ فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے (خلیق قریشی)
اپریل ملا خدا بھی اگر کسی کو، ملا محمد ﷺ کے آستاں سے (عزیز حاصلپوری)
مئی ظہور اس عالمِ امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا (بیان یزدانی میرٹھی)
جون قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں (حفیظ تائب)
جولائی حُبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے (نعیم صدیقی)
اگست آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ (راز کاشمیری)
ستمبر عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا (نظیر لودھیانوی)
اکتوبر طائرِ سدرہ نشیں مُرغِ سلیمان عرب (احمد رضا بریلوی)
نومبر روشنی دل میں اُتر آئی نظر کے راستے (حسرت حسین حسرت)
دسمبر جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا ﷺ نہیں (حمید صدیقی لکھنوی)
جنوری ۲۰۰۶ جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا (کفایت علی کافی)
فروری مقامِ سرورِ گل ﷺ لامکاں سے آگے ہے (تبسم رضوانی)

مارچ	وہ ایک در کہ جہاں دور آسماں ٹھہرے	(شورش کاشمیری)
اپریل	جو نثار احمد مرسل ﷺ پہ جہاں اس پہ نثار	(سید سجاد رضوی)
مئی	جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے	(خالد بزمی)
جون	آستانِ مصطفی ﷺ بے انتہا اچھا لگا	(حبیب اللہ حاوی)
جولائی	سعادت دو جہاں کا موجب ہے مصطفی ﷺ کا غلام ہونا	(مرتضیٰ احمد میکش)
اگست	ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہ لولاک ﷺ کا	(عبدالحامد بدایونی)
ستمبر	اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں	(اقبال عظیم)
اکتوبر	حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے	(مظفر گجراتی)
نومبر	وہ دیکھیے وہ گنبد خضرا نظر آیا	(اسد ملتانی)
دسمبر	بندہ نواز! صدقہ لطف نظر ملے	(انور فیروز پوری)
جنوری ۲۰۰۷	مری دعا کے گلے میں اثر کا ہار درود	(شیر افضل جعفری)
فروری	تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے	(فدا حسین فدا)
مارچ	وہ باعثِ کن منبع و سرچشمۂ انوار	(یوسف ظفر)
اپریل	عرش پہ دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا	(شکیل بدایونی)
مئی	عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی	(صابر براری)
جون	اس میں نہیں کوئی شک، آپ ﷺ آخری نبی ہیں	(قیوم نظر)
جولائی	سب پا شکستگاں کا سہارا ہے ان ﷺ کا نام	(احمد ندیم قاسمی)
اگست	ارے گدا! ترے حسن سوال کے صدقے	(محمد حسین آسی)
ستمبر	یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو موج صبا کیا ہے	(منظور الحق مخدوم)
اکتوبر	وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے	(ہلال جعفری)
نومبر	گنہگاروں کے ہونٹوں پہ درودِ پاک جب آیا	(ازہر درانی)
دسمبر	میرے نبی ﷺ کا تذکرہ میرے حضور ہی کی بات	(علیم ناصری)
جنوری ۲۰۰۸	ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پہ چمکا	(لطف بریلوی)
فروری	بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسن سیرت کا	(بابا ذہین شاہ تاجی)
مارچ	رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا	(نشتر جالندھری)
اپریل	شعور عشق مدینے کی سرزمین سے ملا	(محشر رسول نگری)

مئی	بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت	(سید عاصم گیلانی)
جون	کوئی اس کے نام پہ نقطہ نہ ان کے نام پہ	(قمر جلالوی)
جولائی	خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو	(انور صابری)
اگست	خورشید حشر آنکھ دکھائے مجال کیا	(حامد بخش حامد بدایونی)
ستمبر	ذکر رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات	(ڈاکٹر الف د نسیم)
اکتوبر	جو اشک ندامت کہ حضوری میں بہا تھا	(حافظ لدھیانوی)
نومبر	خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا	(سید شبیر محمد ترمذی)
دسمبر	جو سوئے عرشِ معلیٰ رسولِ پاک ﷺ چلے	(راسخ عرفانی)
جنوری ۲۰۰۹	پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرار رسالت ہے	(ضیا محمد ضیا)
فروری	ذرے کو آفتاب کرے پرتو کرم	(مرزا محمد منور)
مارچ	اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا	(سید علی اکبر سلیم)
اپریل	کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشک پری خانہ	(نازش پرتاپ گڑھی)
مئی	کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ	(حسرت موہانی)
جون	غم دنیا کے اندھیرے کو اجالے بخشے	(وقار انبالوی)
جولائی	کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا	(غلام محمد ترنم امرتسری)
اگست	جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے	(جعفر بلوچ)
ستمبر	دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز	(اختر شیرانی)
اکتوبر	ہاں! ایک کرن نیرّ تابانِ رسالت	(صبا اکبر آبادی)
نومبر	اک مصطفی ﷺ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد	(سید فیضی)
دسمبر	لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی	(سید انوار ظہوری)
جنوری ۲۰۱۰	دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی	(پروفیسر الیاس برنی)
فروری	خاکِ مدینہ سرمۂ بینائی خیال	(نصیر گولڑوی)
مارچ	سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے	(امجد حیدر آبادی)
اپریل	بے کسوں کا یہاں اور کوئی نہیں	(لال حسین صابر)
مئی	سرکار ﷺ بڑے، سب سے بڑے، سب سے بڑے ہیں	(سید رفیق عزیزی)
جون	رحمت،، للعالمیں ان کو کہا اللہ نے	(لطیف اثر)

جولائی	خوشبو ہے دہن میں مرے تاثیر زباں میں	(خاطر غزنوی)
اگست	اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں	(اختر انصاری اکبر آبادی)
ستمبر	جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں	(امید فاضلی)
اکتوبر	ایسا حسین، حسن بھی جس کو حسیں کہے	(آفتاب احمد نقوی)
نومبر	یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے	(جام نوائی بدایونی)
دسمبر	مری دعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے	(محمد فیروز شاہ)
جنوری ۲۰۱۱	میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ	(عبدالعزیز خالد)
فروری	وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا	(جوش ملیح آبادی)
مارچ	فضائے خطۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی	(منظور حسین منظور)
اپریل	علاجِ رنج و محن نسخۂ درود و سلام	(ولی محمد واجد)
مئی	جب ان کا ذکر ہو، دنیا سراپا گوش ہو جائے	(ماہر القادری)
جون	حرم پاک پہ سجدوں سے جبیں روشن ہے	(رشید وارثی)
جولائی	یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے	(قتیل شفائی)
اگست	ظہور ذات سے جن کے کھلا ہے راز فطرت کا	(افق کاظمی امروہوی)
ستمبر	ہوں غلام اُن کا، غلامی پہ مجھے ناز بھی ہے	(تابش دہلوی)
اکتوبر	جس کو دروازۂ مصطفی ﷺ مل گیا	(فیاض احمد کاوش)
نومبر	حسن ازل سے روح ابد تک نور ظہور حضور ﷺ کا ہے	(جمیل ملک)
دسمبر	تمام مدح و ثنا ان کے نام ان کے لیے	(سید سلیم گیلانی)

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعر نعت) راجا رشید محمود کے
۵۵ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اُردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیث شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حیّ علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت
اہتزازِ نعت	نعتِ زریں	کلامِ نعت
دفترِ نعت	مدحِ احمد (ﷺ)	کاوشِ نعت — لقائے نعت

……ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں……

حمدیں = ۶ — حمد و نعت = ۲ — قطعات = ۵۸۹

غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۸۰۹ {ان میں موجود اشعار = ۲۹۷۸۹}

فردیات = ۲۶۴۱ — مخمسات = ۲۶ — تضمینیں = ۵۳

نظمیں = ۱۳ — مثلث = ۳ (۲۷ بند) — مسدس = ۵ (۱۸ بند)

مربع = ۱ (۷ بند)

……ان ۵۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۹۱۲

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214